قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر۔ ابو سعید

Online Edition

بدھ 23 فروری 2022ء | 21 رجب 1443 ہجری قمری | 23 تبلیغ 1401 ہجری شمسی | جلد:4 | شمارہ:46

ارشاد باری تعالیٰ

اَللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ۚ اَلۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ ۬ۚ لَا تَاۡخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّ لَا نَوۡمٌ ؕ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ مَنۡ ذَا الَّذِیۡ یَشۡفَعُ عِنۡدَہٗۤ اِلَّا بِاِذۡنِہٖ ؕ یَعۡلَمُ مَا بَیۡنَ اَیۡدِیۡہِمۡ وَ مَا خَلۡفَہُمۡ ۚ وَ لَا یُحِیۡطُوۡنَ بِشَیۡءٍ مِّنۡ عِلۡمِہٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ کُرۡسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ ۚ وَ لَا یَـُٔوۡدُہٗ حِفۡظُہُمَا ۚ وَ ہُوَ الۡعَلِیُّ الۡعَظِیۡمُ ﴿۲۵۶﴾

(البقرہ: 256)

ترجمہ: اللہ! اُس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ ہمیشہ زندہ رہنے والا (اور) قائم بالذات ہے۔ اُسے نہ تو اُونگھ پکڑتی ہے اور نہ نیند۔ اُسی کے لئے ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ کون ہے جو اس کے حضور شفاعت کرے مگر اس کے اذن کے ساتھ۔ وہ جانتا ہے جو اُن کے سامنے ہے اور جو اُن کے پیچھے ہے۔ اور وہ اُس کے علم کا کچھ بھی احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا وہ چاہے۔ اس کی بادشاہت آسمانوں اور زمین پر ممتد ہے اور ان دونوں کی حفاظت اسے تھکاتی نہیں۔ اور وہ بہت بلند شان (اور) بڑی عظمت والا ہے۔

فرمانِ رسول ﷺ

عبد اللہ بن بریدہ اسلمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو ان الفاظ میں دعا کرتے ہوئے سنا کہ اے اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو ایک ہے، بے احتیاج ہے، نہ تو نے کسی کو جنا اور نہ تو جنا گیا۔ اور نہ تیرا کبھی کوئی ہمسر ہوا۔ راوی کہتے ہیں پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اس (شخص) نے اللہ تعالیٰ سے اس کے اسم اعظم کے ذریعے دعا کی ہے، جب اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم کے ذریعے دعا کی جاتی ہے تو وہ قبول کرتا ہے اور جب اسم اعظم سے مانگا جاتا ہے تو وہ دیتا ہے۔

(سنن ترمذی کتاب الدعوات۔ باب ماجاء فی جامع الدعوات عن رسول اللہؐ حدیث: 3475)

فرمان خلیفہ وقت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہماری بھی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ اس تعلیم کو سمجھیں۔ توحید کی حقیقت کو سمجھیں۔ فرمایا کہ

’’ہماری جماعت کے لئے سب سے زیادہ ضروری ہے کہ وہ اپنے اندر پاک تبدیلی کریں کیونکہ ان کو تو تازہ معرفت ملتی ہے اور اگر معرفت کا دعویٰ کر کے کوئی اس پر نہ چلے تو یہ نری لاف گزاف ہی ہے۔ پس ہماری جماعت کو دوسروں کی سُستی غافل نہ کر دے‘‘ (دنیا کے نمونے دیکھ کر ان کے پیچھے نہ چل پڑو۔) ’’…اور اس کو کاہلی کی جرأت نہ دلادے۔ وہ ان کی محبت سرد دیکھ کر خود بھی دل سخت نہ کر لے۔‘‘ (دوسرے لوگوں کی دین کی طرف اور اللہ تعالیٰ کی طرف محبت نہیں ہے تو دیکھا دیکھی اپنے دل بھی کہیں سخت نہ کر لیں۔ فرمایا ’’انسان بہت آرزوئیں اور تمنائیں رکھتا ہے۔ مگر غیب کی، قضاو قدر کی کس کو خبر ہے۔ زندگی آرزوؤں کے موافق نہیں چلتی۔ تمنّاؤں کا سلسلہ اور ہے، قضاو قدر کا سلسلہ اور ہے۔ اور وہی سچا سلسلہ ہے۔‘‘ (جو قضاو قدر کا ہے۔) ’’خدا کے پاس انسان کے سوانح سچے ہیں۔ اسے کیا معلوم ہے کہ اس میں کیا لکھا ہے۔ اس لئے دل کو جگا جگا کر غور کرنا چاہئے۔‘‘

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 157-158 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

ہمیشہ جائزہ لیتے رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توحید کا حقیقی ادراک عطا فرمائے اور ہمارا ہر عمل خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کرنے والا ہو۔

(خطبہ جمعہ 16/ مئی 2014ء بحوالہ الاسلام)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

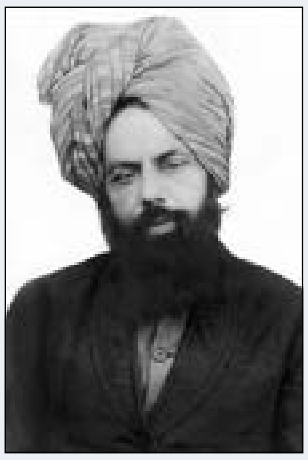

توحید کا نور

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

توحید ایک نور ہے جو آفاقی و انفسی معبودوں کی نفی کے بعد دل میں پیدا ہوتا ہے اور وجود کے ذرّہ ذرّہ میں سرایت کر جاتا ہے پس وہ بجز خدا اور اُس کے رسول کے ذریعہ کے محض اپنی طاقت سے کیونکر حاصل ہو سکتا ہے انسان کا فقط یہ کام ہے کہ اپنی خودی پر موت وارد کرے اس شیطانی نخوت کو چھوڑ دے کہ مَیں علوم میں پرورش یافتہ ہوں اور ایک جاہل کی طرح اپنے تئیں تصوّر کرے اور دعا میں لگا رہے تب توحید کا نور خدا کی طرف سے اُس پر نازل ہوگا اور ایک نئی زندگی اُس کو بخشے گا۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 148)

اس شمارہ میں

- غزل (منظوم)
- احکام خداوندی
- ارشادات حضرت مسیح موعودؑ
- خلفائے احمدیت کی تحریکات

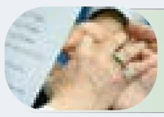

دربارِ خلافت

جماعتیں مبلغین اور مربیان کا مطالبہ کرتی ہیں تو پھر واقفینِ نو کو جامعہ میں پڑھنے کے لئے تیار بھی کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

چھٹی بات جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور جس کی طرف ایک واقفِ نَو کو توجہ دینی چاہئے وہ عملی طور پر تبلیغ کے میدان میں کودنا ہے۔ اب بعض واقفاتِ نَو کو یہ شکوہ ہوتا ہے کہ ہمارے لئے جامعہ نہیں ہے۔ یعنی ہم دینی علم حاصل نہیں کر سکتے۔ اگر اپنے طور پر، جس طرح مَیں نے پہلے بتایا، پڑھیں تو اپنے حلقے میں جو بھی اُن کا دائرہ ہے اُس میں تبلیغ کی طرف توجہ پیدا ہو گی، موقع ملے گا۔ اُس کے لئے جب تبلیغ کی طرف توجہ پیدا ہو گی اور موقعے ملیں گے تو پھر مزید تیاری کی طرف توجہ ہو گی اور اس طرح دینی علم بڑھانے کی طرف خود بخود توجہ پیدا ہوتی چلی جائے گی۔

پس تبلیغ کا میدان ہر ایک کے لئے کھلا ہے اور اس میں ہر وقفِ نَو کو کودنے کی ضرورت ہے اور بڑھ چڑھ کر ہر وقفِ نَو کو حصہ لینا چاہئے اور یہ سوچ کر حصہ لینا چاہئے کہ میں نے اُس وقت تک چَین سے نہیں بیٹھنا جب تک دنیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے نہیں آجاتی اور یہ احساس اور جوش ہی ہے جو دینی علم بڑھانے کی طرف بھی متوجہ رکھے گا اور تبلیغ کی طرف بھی توجہ رہے گی۔

ساتویں بات ہر واقفِ زندگی کو، واقفِ نَو کو خاص طور پر ذہن میں رکھنی چاہئے کہ وہ اُس گروہ میں شامل ہے جنہوں نے دنیا کو ہلاکت سے بچانا ہے۔ اگر آپ کے پاس علم ہے اور آپ کو موقع بھی مل رہا ہے لیکن اگر دنیا کو ہلاکت سے بچانے کا سچا جذبہ نہیں ہے، انسانیت کو تباہی سے بچانے کا درد دل میں نہیں ہے تو ایک تڑپ کے ساتھ جو کوشش ہو سکتی ہے، وہ نہیں ہو گی اور برکت بھی ہوسکتا ہے اُس میں اُس طرح نہ پڑے۔ پس اللہ تعالیٰ کے پیغام کو پہنچانے کے لئے ہر دردمند دل کو اپنی کوششوں کے ساتھ دعاؤں کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اور یہ درد سے نکلی ہوئی دعائیں ہیں جو ہمیں اپنے مقصد میں انشاء اللہ کامیاب کریں گی۔ اس لئے ہر ایک کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہماری دعاؤں کا دائرہ صرف اپنے تک محدود نہ ہو، بلکہ اس کے دھارے ہمیں ہر طرف بہتے ہوئے دکھائی دیں تا کہ کوئی انسان بھی اُس فیض سے محروم نہ رہے جو خدا تعالیٰ نے آج ہمیں عطا فرمایا ہے۔ ویسے بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارے مقاصد کا حصول بغیر دعاؤں کے، ایسی دعاؤں جو سچے جذبے اور ہمدردی سے پُر ہوں کے بغیر نہیں ہوسکتا۔

پس یہ باتیں اور یہ سوچ ہے جو ایک حقیقی واقفِ نَو اور وقفِ زندگی کی ہونی چاہئے۔ اس کے بغیر کامیابی کی امید خوش فہمی ہے۔ ان باتوں کے بغیر صرف واقفِ نَو اور واقفِ زندگی کا ٹائٹل ہے جو ایسے واقفینِ نَو نے اپنے ساتھ لگایا ہوا ہے۔ اس سے زیادہ اس کی کچھ حیثیت نہیں۔ اور صرف ٹائٹل لینا تو ہمارا مقصد نہیں، نہ اُن ماں باپ کا مقصد تھا جنہوں نے اپنے بچوں کو اس قربانی کے لئے پیش کیا۔ پس جیسا کہ مَیں بیان کر آیا ہوں ماں باپ کے لئے بھی اور واقفینِ نَو کے لئے بھی یہ ضروری ہے کہ اپنی ذمہ داری نبھائیں۔ مَیں دوبارہ اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ دنیا میں دین کے پھیلانے کے لئے دینی علم کی ضرورت ہے اور یہ علم سب سے زیادہ ایسے ادارہ سے ہی مل سکتا ہے جس کا مقصد ہی دینی علم سکھانا ہو۔ اور یہ ادارہ جماعت احمدیہ میں جامعہ احمدیہ کے نام سے جانا جاتا ہے۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ جامعات صرف پاکستان یا قادیان میں نہیں ہیں،

بقیہ صفحہ 3 پر

غزل

جوم میرے ہیں وہ مجھ سے جدا ہو نہیں سکتے
یہ دائمی رشتے ہیں فنا ہو نہیں سکتے

دو چار قدم چل کے جو رُک جائیں تھکن سے
ساتھی مرے وہ آبلہ پا ہو نہیں سکتے

کہتے ہیں ستمگر کریں ہم ان کی اطاعت
وہ جھوٹے ہیں اور جھوٹے خدا ہو نہیں سکتے

پہنچے نہیں وہ گردِ کفِ پا کو ہماری
جو نارسا ہیں، راہنما ہو نہیں سکتے

مسجد ہے زمیں ساری تو مسجود بھی ہر جا
سجدے مرے ایسے میں قضا ہو نہیں سکتے

دستک مرے محبوب کی ہے، دیکھ لو طارقؔ!
اِس وقت کوئی ان کے سوا ہو نہیں سکتے

ڈاکٹر طارق مرزا۔ آسٹریلیا

آج کی دعا

(1) رَبِّ اشْفِ زَوْجَتِيْ هٰذِهٖ وَاجْعَلْ لَهَا بَرَكَاتٍ فِي السَّمَاءِ وَبَرَكَاتٍ فِي الْاَرْضِ

(تذکرہ:509، ایڈیشن 2004ء)

ترجمہ: اے میرے رب! میری اس بیوی کو شفا بخش اور اسے آسمانی برکتیں اور زمینی برکتیں عطا فرما۔

(2) اِشْفِنِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَارْحَمْنِيْ

(تذکرہ: 523، ایڈیشن 2004ء)

ترجمہ: مجھے اپنی طرف سے شفا بخش اور رحم کر۔

(3) رَبِّ اَصِحَّ زَوْجَتِيْ هٰذِهٖ

(تذکرہ:277، ایڈیشن 2004ء)

ترجمہ: اے میرے خدا! میری اس بیوی کو بیمار ہونے سے بچا۔

یہ حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی سلسلہ احمدیہ کی شفایابی کی الہامی دعائیں ہیں۔

مرسلہ: مریم رحمٰن

قدسیہ نور والا۔ ناروے

احکام خداوندی

قسط نمبر 31

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:
’’جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے بند کرتا ہے۔‘‘
(کشتی نوح)

حلال و حرام (حصہ 4)

میرے نزدیک سب سے بڑے مشرک کیمیاگر ہیں۔ کہ رزق کی تلاش میں یوں مارے مارے پھرتے ہیں اور ان اسباب سے کام نہیں لیتے جو اللہ تعالیٰ نے جائز طور سے رزق کے حصول کے لئے مقرر کئے ہیں اور نہ پھر توکل کرتے ہیں۔

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

زمینی پھل کھانے کا حکم

•وَهُوَ الَّذِیْۤ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّ غَیْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّ النَّخْلَ وَ الزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَ الزَّیْتُوْنَ وَ الرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّ غَیْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖۤ اِذَاۤ اَثْمَرَ وَ اٰتُوْا حَقَّهٗ یَوْمَ حَصَادِهٖ ۖ٘ وَ لَا تُسْرِفُوْا ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ
(الانعام: 142)

اور وہی ہے جس نے ایسے باغات اُگائے جو سہاروں کے ذریعہ بلند کئے جاتے ہیں اور ایسے بھی جو سہاروں کے ذریعہ بلند نہیں کئے جاتے، اور کھجور اور فصلیں جن کے پھل الگ الگ ہیں، اور زیتون اور انار، آپس میں ملتے جلتے بھی ہیں اور نہ ملتے جلتے بھی۔ جب وہ پھل لائیں تو ان کے پھل میں سے کھایا کرو اور اس کی برداشت کے دن اس کا حق ادا کیا کرو اور اِسراف سے کام نہ لو یقیناً وہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

بھائیوں کا مال جھوٹ اور فریب سے مت کھاؤ

•یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۫ وَ لَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِیْمًا (النساء: 30)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے اموال آپس میں ناجائز طریق پر نہ کھایا کرو۔ ہاں اگر وہ ایسی تجارت ہو جو تمہاری باہمی رضامندی سے ہو۔ اور تم اپنے آپ کو (اقتصادی طور پر) قتل نہ کرو۔ یقیناً اللہ تم پر بار بار رحم کرنے والا ہے۔

بھائیوں کے مال ناجائز کھانے کے لئے حکام کی طرف نہ لے جاؤ

•وَ لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَ تُدْلُوْا بِهَاۤ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِیْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (البقرہ:189)

اور اپنے ہی اموال اپنے درمیان جھوٹ فریب کے ذریعہ نہ کھایا کرو۔ اور نہ تم انہیں حکام کے سامنے (اس غرض سے) پیش کرو کہ تم گناہ کے ذریعہ لوگوں کے (یعنی قومی) اموال میں سے کچھ کھا سکو حالانکہ تم (اچھی طرح) جانتے ہو۔

علماء کو بھی لوگوں کا مال فریب سے کھانے کی ممانعت

•یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَ الرُّهْبَانِ لَیَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِیْنَ یَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ وَ لَا یُنْفِقُوْنَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ (التوبہ: 34)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! یقیناً دینی علماء اور راہبوں میں سے بہت ہیں جو لوگوں کے اموال ناجائز طریق پر کھاتے ہیں اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں۔ اور جو لوگ سونا اور چاندی ذخیرہ کرتے ہیں اور اُنہیں اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے تو انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری دے دے۔

اہل کتاب کا کھانا حلال ہے

•اَلْیَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّیِّبٰتُ ؕ وَ طَعَامُ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ۪ وَ طَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ
(المائدہ: 6)

آج کے دن تمہارے لئے تمام پاکیزہ چیزیں حلال قرار دی گئی ہیں اور اہلِ کتاب کا (پاکیزہ) کھانا بھی تمہارے لئے حلال ہے جبکہ تمہارا کھانا ان کے لئے حلال ہے

بنی اسرائیل کے لئے حلال و حرام کی تعلیم

•كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآءِیْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَاۤ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ (آل عمران: 94)

تمام کھانے بنی اسرائیل پر حلال تھے سوائے ان کے جو خود اسرائیل نے اپنے اوپر حرام کر لئے پیشتر اس کے کہ تورات اتاری جاتی۔ تُو کہہ دے کہ تورات لے آؤ اور اسے پڑھ (کر دیکھ) لو، اگر تم سچے ہو۔

یہود پر بعض چیزیں بطور سزا حرام کی گئیں

•فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِیْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَیْهِمْ طَیِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ وَ بِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَثِیْرًا (النساء:161)

پس وہ لوگ جو یہودی تھے ان کے ظلم کے باعث اور ان کے اللہ کی راہ سے بکثرت روکنے کی وجہ سے ہم نے ان پر وہ پاکیزہ چیزیں بھی حرام کر دیں جو (اس سے پہلے) ان کے لئے حلال کی گئی تھیں۔

•وَ عَلَى الَّذِیْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِیْ ظُفُرٍ ۚ وَ مِنَ الْبَقَرِ وَ الْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَیْهِمْ شُحُوْمَهُمَاۤ اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَاۤ اَوِ الْحَوَایَاۤ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ؕ ذٰلِكَ جَزَیْنٰهُمْ بِبَغْیِهِمْ ۖ٘ وَ اِنَّا لَصٰدِقُوْنَ (الانعام:147)

اُن لوگوں پر جو یہودی ہوئے ہم نے ہر ناخن والا جانور حرام کر دیا تھا اور گائیوں میں سے اور بھیڑ بکریوں میں سے ان کی چربیاں ان پر حرام کر دی تھیں سوائے اس کے جو اُن کی ریڑھ کی ہڈی پر چڑھی ہوئی ہو یا انتڑیوں کے ساتھ لگی ہو یا ہڈی کے ساتھ ملی جلی ہو۔ ہم نے انہیں ان کی بغاوت کی یہ جزا دی اور ہم یقیناً سچے ہیں۔

(700 احکام خداوندی از حنیف محمود)

بقیہ: دربارِ خلافت...... از صفحہ 2

یہیں تک محدود نہیں بلکہ یوکے میں بھی ہے۔ جو مَیں نے کوائف پیش کئے ہیں اُن سے پتہ لگتا ہے کہ جرمنی میں بھی ہے، انڈونیشیا میں بھی ہے، کینیڈا میں بھی ہے، اور گھانا میں بھی ہے جیسا کہ مَیں نے کہا وہاں شاہد کروانے کے لئے نیا جامعہ کھلا ہے۔ پہلے وہاں جامعہ تو تھا لیکن تین سالہ کورس میں صرف معلمین تیار ہوتے تھے۔ تو یہ جامعہ احمدیہ جو گھانا میں کھلا ہے، یہ فی الحال تمام افریقہ کے جماعت کے لئے شاہد مبلغ تیار کرے گا۔ اسی طرح بنگلہ دیش میں بھی جامعہ احمدیہ ہے۔ تبلیغ کا کام بہت وسیع کام ہے۔ اور یہ باقاعدہ تربیت یافتہ مبلغین سے ہی زیادہ بہتر طور پر ہوسکتا ہے۔ اس لئے واقفینِ نَو کو زیادہ سے زیادہ یا واقفینِ نَو کی زیادہ سے زیادہ تعداد کو جامعہ احمدیہ میں آنا چاہئے۔ جبکہ جو اعداد و شمار مَیں نے بتائے ہیں، اس سے تو ہم ہر ملک کے ہر علاقے میں جیسا کہ میں نے کہا مستقبل قریب کیا بلکہ دور میں بھی ہر جگہ مبلغ نہیں بٹھا سکتے۔ اور جب تک کل وقتی معلمین اور مبلغین نہیں ہوں گے انقلابی تبدیلی اور انقلابی تبلیغی پروگرام بہت مشکل ہے۔

... لیکن جامعہ احمدیہ میں آنے والوں کی تعداد جرمنی میں بھی اور یوکے میں بھی بہت کم ہے۔ ان دونوں جامعات میں یورپ کے دوسرے ملکوں سے بھی طالب علم آتے ہیں، اس طرح تو یہ تعداد اور بھی کم ہو جاتی ہے۔ اسی طرح امریکہ اور کینیڈا کے جامعات میں تعداد کم ہے۔

جماعتیں مبلغین اور مربیان کا مطالبہ کرتی ہیں تو پھر واقفینِ نَو کو جامعہ میں پڑھنے کے لئے تیار بھی کریں۔ کینیڈا اور امریکہ میں اس وقت پندرہ سال سے اوپر تقریباً آٹھ سو واقفینِ نَو ہیں۔ اگر ان کو تیار کیا جائے تو اگلے دو سال میں جامعات میں داخل ہونے والوں کی تعداد خاصی بڑھائی جا سکتی ہے۔ صرف مربی مبلغ کے لئے نہیں بلکہ جامعہ میں پڑھ کے، دینی علم حاصل کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے مختلف زبانوں میں تراجم کے لئے بھی تیار کئے جاسکتے ہیں۔ ان کو جامعہ میں پڑھانے کے بعد مختلف زبانوں میں سپیشلائز بھی کرایا جا سکتا ہے۔ پھر جو جامعہ میں نہیں آ رہے، وہ بھی زبانیں سیکھنے کی طرف توجہ کریں اور زبانیں سیکھنے والے کم از کم جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے بھی فرمایا تھا اور یہ ضروری ہے کہ تین زبانیں اُن کو آنی چاہئیں۔ ایک تو اُن کی اپنی زبان ہو، دوسرے اردو ہو، تیسرے عربی ہو۔ عربی تو سیکھنی ہی ہے، قرآنِ کریم کی تفسیروں اور بہت سارے میسر لٹریچر کو سمجھنے کے لئے۔ اور پھر قرآن کریم کا ترجمہ کرتے ہوئے جب تک عربی نہ آتی ہو صحیح ترجمہ بھی نہیں ہوسکتا۔ اور اردو پڑھنا سیکھنا اس لئے ضروری ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب سے ہی اس وقت دین کا صحیح فہم حاصل ہوسکتا ہے۔ کیونکہ آپ کی تفسیریں، آپ کی کتب، آپ کی تحریرات ہی ایک سرمایہ ہیں اور ایک خزانہ ہیں جو دنیا میں ایک انقلاب پیدا کرسکتی ہیں، جو صحیح اسلامی تعلیم دنیا کو بتا سکتی ہیں، جو حقیقی قرآنِ کریم کی تفسیر دنیا کو بتا سکتی ہیں۔ پس اردو زبان سیکھے بغیر بھی صحیح طرح زبانوں میں مہارت حاصل نہیں ہوسکتی۔ ایک وقت تھا کہ جماعت میں ترجمے کے لئے بہت دِقّت تھی، دِقّت تو اب بھی ہے لیکن یہ دِقّت اب کچھ حد تک مختلف ممالک کے جامعات کے جو لڑکے ہیں اُن سے کم ہو رہی ہے یا اس طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے۔ جامعہ احمدیہ کے مقالوں میں اردو سے ترجمے بھی کروائے جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب، حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی بعض کتب، کے ترجمے کئے ہیں اور جو بھی طلباء کے سپروائزر تھے، اُن کے مطابق اچھے ہوئے ہیں۔ لیکن بہرحال اگر معیار بہت اعلیٰ نہیں بھی تو مزید پالش کیا جا سکتا ہے۔ بہرحال ایک کوشش شروع ہوچکی ہے۔ لیکن یہ تو چند ایک طلباء ہیں جن کو دو چار کتابیں دے دی جاتی ہیں، ہمیں زیادہ سے زیادہ زبانوں کے ماہرین چاہئیں۔ اس طرف واقفینِ نَو کو بہت توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر جامعہ کے طلباء کے علاوہ کوئی کسی زبان میں مہارت حاصل کرتا ہے تو اُسے جیسا کہ مَیں نے کہا عربی اور اردو سیکھنے کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئے۔ اس کے بغیر وہ مقصد پورا نہیں ہوسکتا جس کے لئے زبان کی طرف توجہ ہے۔

(خطبہ جمعہ 18/ جنوری 2013ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

سید عمار احمد

ارشادات حضرت مسیح موعودؑ بابت مختلف ممالک وشہر

قسط 21

ارشاد برائے ہندوستان

• حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

علاوہ ازیں ابن عربی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ کان فی الھند نبی اسود اللون اسمہ کاھن یعنی ہندوستان میں ایک نبی گذرا ہے جس کا رنگ کالا تھا اور نام اس کا کاہن تھا۔

مجدد الف ثانی سرہندی صاحب فرماتے ہیں کہ ہندوستان میں بعض قبریں ایسی ہیں جن کو میں پہچانتا ہوں کہ نبیوں کی قبریں ہیں۔

غرض ان سب واقعات اور شہادتوں سے اور نیز قرآن شریف سے صاف طور سے ثابت ہے کہ ہندوستان میں بھی نبی گذرے ہیں۔ چنانچہ قرآن شریف میں آیا ہے کہ وَاِنۡ مِّنۡ اُمَّۃٍ اِلَّا خَلَا فِیۡہَا نَذِیۡرٌ (فاطر:25)۔ اور حضرت کرشن بھی انہیں انبیاء میں سے ایک تھے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہوکر خلق اللہ کی ہدایت اور توحید قائم کرنے کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک قوم میں نبی آئے ہیں۔ یہ بات الگ ہے کہ ان کے نام ہمیں معلوم نہ ہوں۔

(ملفوظات جلد10 صفحہ143 ایڈیشن 1984ء)

ارشادات برائے عرب

• حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

ختم نبوت کو یوں سمجھ سکتے ہیں کہ جہاں پر دلائل اور معرفت طبعی طور پر ختم ہوجاتے ہیں وہ وہی حد ہے جس کو ختم نبوت کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ اس کے بعد ملحدوں کی طرح نکتہ چینی کرنا بے ایمانوں کا کام ہے۔ ہر بات میں بینات ہوتے ہیں اور ان کا سمجھنا معرفت کاملہ اور نور بصر پر موقوف ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے ایمان اور عرفان کی تکمیل ہوئی، دوسری قوموں کو روشنی پہنچی۔ کسی اور قوم کو بین اور روشن شریعت نہیں ملی۔ اگر ملتی تو کیا وہ عرب پر اپنا کچھ بھی اثر نہ ڈال سکتی۔ عرب سے وہ آفتاب کا کہ اس نے ہر قوم کو روشن کیا اور ہر بستی پر اپنا نور ڈالا۔ یہ قرآن کریم ہی کو فخر حاصل ہے کہ وہ توحید اور نبوت کے مسئلہ میں کل دنیا کے مذاہب پر فتحیاب ہوسکتا ہے۔ یہ فخر کا مقام ہے کہ ایسی کتاب مسلمانوں کو ملی ہے۔ جو لوگ حملہ کرتے ہیں اور تعلیم و ہدایت اسلام پر معترض ہوتے ہیں وہ بالکل کور باطنی اور بے ایمانی سے بولتے ہیں۔

(ملفوظات جلد1 صفحہ258 ایڈیشن 2016ء)

• حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

مجھے حیرت ہوتی ہے کہ پھر اسلام سے کیوں پرخاش رکھی جاتی ہے۔ اسلام کا خدا کوئی مصنوئی خدا نہیں، بلکہ وہی قادر خدا ہے جو ہمیشہ سے چلا آیا ہے اور پھر رسالت کی طرف دیکھو کہ اصل غرض رسالت کی کیا ہوتی ہے؟ اول یہ کہ رسول ضرورت کے وقت پر آئے اور پھر اس ضرورت کو بوجہ احسن پورا کرے۔ سو یہ فخر بھی ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو حاصل ہے۔ عرب اور دنیا کی حالت جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آئے کسی سے پوشیدہ نہیں۔ بالکل وحشی لوگ تھے۔ کھانے پینے کے سوا کچھ نہ جانتے تھے۔ نہ حقوق العباد سے آشنا، نہ حقوق اللہ سے آگاہ۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے ایک طرف ان کا نقشہ کھینچ کر بتلایا کہ یَاۡکُلُوۡنَ کَمَا تَاۡکُلُ الۡاَنۡعَامُ (محمد:13) پھر رسول پاک کی تعلیم نے ایسا اثر کیا یَبِیۡتُوۡنَ لِرَبِّہِمۡ سُجَّدًا وَّقِیَامًا (الفرقان:65) کی حالت ہوگئی۔ یعنی اپنے رب کی یاد میں راتیں سجدے اور قیام میں گزار دیتے تھے۔ اللہ! اللہ!! کس قدر فضیلت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سبب سے ایک بینظیر انقلاب اور عظیم الشان تبدیلی واقع ہوگئی۔ حقوق العباد اور قوت اللہ دونوں کو میزان اعتدال پر قائم کر دیا اور مردار خوار اور مردہ قوم کو ایک اعلیٰ درجہ کی زندہ اور پاکیزہ قوم بنادیا۔ دو ہی خوبیاں ہوتی ہیں علمی یا عملی۔ عملی حالت کا تو یہ حال ہے کہ یَبِیۡتُوۡنَ لِرَبِّہِمۡ سُجَّدًا وَّقِیَامًا (الفرقان:65) اور علمی کا یہ حال ہے کہ اس قدر کثرت سے تصنیفات کا سلسلہ اور توسیع زبان کی خدمت کا سلسلہ جاری ہے کہ اس کی نظیر نہیں ملتی۔

(ملفوظات جلد1 صفحہ249-250 ایڈیشن 2016ء)

• حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

دیکھو! جس جس قدر انسان تبدیلی کرتا جاتا ہے، اسی قدر وہ ابدال کے زمرہ میں داخل ہوتا جاتا ہے۔ حقائق قرآنی نہیں کھلتے جب تک ابدال کے زمرہ میں داخل نہ ہو۔ لوگوں نے ابدال کے معنی سمجھنے میں غلطی کھائی ہے اور اپنے طور پر کچھ کا کچھ سمجھ لیا ہے۔ اصل یہ ہے کہ ابدال وہ لوگ ہوتے ہیں جو اپنے اندر پاک تبدیلی کرتے ہیں اور اس تبدیلی کی وجہ سے ان کے قلب گناہ کی تاریکی اور زنگ سے صاف ہو جاتے ہیں۔ شیطان کی حکومت کا استیصال ہو کر اللہ تعالیٰ کا عرش ان کے دل پر ہوتا ہے۔ پھر وہ روح القدس سے قوت پاتے اور خدا تعالیٰ سے فیض پاتے ہیں۔ تم لوگوں کو میں بشارت دیتا ہوں کہ تم میں سے جو اپنے اندر تبدیلی کرے گا وہ ابدال ہے۔ انسان اگر خدا کی طرف قدم اٹھائے تو اللہ تعالیٰ کا فضل دوڑ کر اس کی دستگیری کرتا ہے۔ یہ سچی بات ہے اور میں تمہیں بتاتا ہوں کہ چالاکی سے علوم القرآن نہیں آتے۔ دماغی قوت اور ذہنی ترقی قرآنی علوم کو جذب کرنے کا اکیلا باعث نہیں ہوسکتا۔ اصل ذریعہ تقویٰ ہی ہے۔ متقی کا معلم خدا ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نبیوں پر امیت غالب ہوتی ہے۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی لئے امی بھیجا کہ باوجودیکہ آپ نے نہ کسی مکتب میں تعلیم پائی اور نہ کسی کو استاد بنایا۔ پھر آپ نے وہ معارف اور حقائق بیان کئے جو دنیوی علوم کے ماہروں کو دنگ اور حیران کر دیا۔ قرآن شریف جیسی پاک، کامل کتاب آپ کے لبوں پر جاری ہوئی۔ جس کی فصاحت و بلاغت نے سارے عرب کو خاموش کرادیا۔ وہ کیا بات تھی جس کے سبب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم علوم میں سب سے بڑھ گئے۔ وہ تقویٰ ہی تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مطہر زندگی کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہوسکتا ہے کہ قرآن شریف جیسی کتاب وہ لائے جس کے علوم نے دنیا کو حیران کر دیا ہے۔

آپ کا امی ہونا ایک نمونہ اور دلیل ہے اس امر کی کہ قرآنی علوم یا آسمانی علوم کے لئے تقویٰ مطلوب ہے نہ دنیوی چالاکیاں۔

(ملفوظات جلد1 صفحہ386-387 ایڈیشن 2016ء)

• حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

فرمایا: جاہل لوگوں کو بات بات میں ٹھوکر لگتی ہے۔ ان کو سمجھانا چاہئے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دو ہی نام تھے۔ جب مسیح نے پیشگوئی کی تو احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے کی کیونکہ وہ خود جمالی شان رکھتے تھے یہ وہی نام ہے جس کا ترجمہ فارقلیط ہے۔

جہلاء کے دماغ میں عقل نہیں ہوتی اس لئے ان کو موٹی موٹی نظیروں کے ساتھ جب تک نہ سمجھایا جائے وہ نہیں سمجھتے ہیں۔ ان کو تو بچوں کی طرح سبق دینا چاہئے۔ عورتیں اور بچے بھی تو طرح طرح کی نظیروں کے ساتھ پڑھ سکتے ہیں۔

قرآن شریف اس وقت گم شدہ ہے۔ جنہوں نے اس نعمت کو پالیا ہے ان کا فرض ہے کہ وہ لوگوں کو سمجھائیں۔ جن کے پاس حق ہے وہ کیوں کامیاب نہ ہو۔ حق والا اگر دوسروں کو جو اس سے بے خبر ہیں سمجھاتا نہیں ہے تو وہ بزدلی اور گناہ کرتا ہے۔ اس کے سمجھانے سے اگر اور نہیں تو وہ منہ ہی بند کر لے گا۔ ان لوگوں کی تو یہ حالت ہے کہ اگر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی اور نام قرآن شریف میں ہوتا اور اس کو اب پیش کیا جاتا تو بھی اعتراض کرتے۔ کون سی بات ہے جس کو ہم نے اپنی طرف سے پیش کیا؟ ہمیشہ ان کے سامنے قرآن شریف ہی پیش کیا ہے اور انہوں نے اعتراض ہی کیا ہے۔ انہیں یہ بات کہ کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام رکھا ہے اس میں سر یہ ہے کہ باطل معبودوں کی نفی اور توحید الٰہی کا اظہار جلالی طور پر ظاہر ہونے والا تھا۔ عرب تو باز آنے والے نہ تھے اس لئے محمدی جلال ظاہر ہوا۔ احمدی رنگ میں وہ ماننے والے نہ تھے اس جمالی رنگ میں ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر آئے وہ کامیابی نہ ہوئی جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی۔ اس میں اشارہ تھا کہ جلال سے اشاعت ہوگی۔ اللہ کے ساتھ محمد ہی ہونا چاہئے تھا کیونکہ اللہ اسم اعظم ہے اور جلالی نام ہے۔ اس کے ہمارے پاس دلائل ہیں۔ سارے قرآن شریف میں اللہ ہی کو موصوف ٹھیرایا گیا ہے۔ لَہُ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰی اس میں وہ نام سب داخل ہیں جو قرآن شریف میں ذکر کئے گئے ان سب سے موصوف اللہ ہی ہے جو اسم اعظم ہے پس اسم اعظم کا ظہور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے ذریعہ ہونا چاہئے تھا جو شخص اب بھی ضد کرے وہ ایمان سے خارج ہو جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد2 صفحہ89-90 ایڈیشن 2016ء)

• حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

سب صاحب اس بات کو سن لیں کہ چونکہ ہماری یہ سب کارروائی خدا ہی کے لیے ہے۔ وہ اس غفلت کے زمانہ میں اپنی حجت پوری کرنی چاہتا ہے جیسے ہمیشہ انبیاء علیہم السلام کے زمانہ میں ہوتا رہا ہے کہ جب وہ دیکھتا ہے کہ زمین پر تاریکی پھیل گئی ہے تو وہ تقاضا کرتا ہے کہ لوگوں کو سمجھاوے اور قانون کے موافق حجت پوری کرے۔ اس لیے زمانہ میں جب حالات بدل جاتے ہیں اور خدا سے تعلق نہیں رہتا۔ سمجھ کم ہو جاتی ہے۔ اس وقت خدا تعالیٰ اپنے کسی بندہ کو مامور کر دیتا ہے تا کہ غفلت میں پڑے ہوئے لوگوں کو سمجھائے اور یہی بڑا نشان اس کے مامور ہونے پر ہوتا ہے کہ وہ لغوطور پر نہیں آتا ہے بلکہ تمام ضرورتیں اس کے وجود پر شہادت دیتی ہیں۔ جیسے ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوا۔ اعتقادی اور عملی حالت بالکل خراب ہوگئی تھی اور نہ صرف عرب کی بلکہ کل دنیا کی حالت بگڑ چکی تھی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ظَھَرَ الۡفَسَادُ فِی الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ (الروم:42)۔ اس فساد عظیم کے وقت خدا تعالیٰ نے اپنے کامل اور پاک بندہ کو مامور کر کے بھیجا جس کے سبب سے تھوڑی ہی مدت میں ایک عجیب تبدیلی واقع ہوگئی۔ مخلوق پرستی کی بجائے خدا تعالیٰ پوجا گیا۔ بد اعمالیوں کی بجائے اعمال صالحہ نظر آنے لگے۔ ایسا ہی اس زمانہ میں بھی دنیا کی اعتقادی اور عملی حالت بگڑ گئی ہے اور اندرونی اور بیرونی حالت انتہا تک خطرناک ہوگئی ہے۔ اندرونی حالت ایسی خراب ہوگئی ہے کہ قرآن تو پڑھتے ہیں، مگر یہ معلوم نہیں کہ کیا پڑھتے ہیں اعتقاد بھی کتاب اللہ کے برخلاف ہو گئے ہیں اور اعمال بھی۔ مولوی بھی قرآن کو پڑھتے ہیں اور عوام بھی، مگر تدبر نہ کرنے میں دونوں برابر ہیں۔ اگر غور کرتے تو بات کیسی صاف تھی۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 127 ایڈیشن 2016ء)

• حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

اس وقت ہمارے دو بڑے ضروری کام ہیں۔ ایک یہ کہ عرب میں اشاعت ہو، دوسرے یورپ پر اتمام حجت کریں۔ عرب پر اس لئے کہ اندرونی طور پر وہ حق رکھتے ہیں۔ ایک بہت بڑا حصہ ایسا ہوگا کہ ان کو معلوم بھی نہ ہوگا کہ خدا نے کوئی سلسلہ قائم کیا ہے اور یہ ہمارا فرض ہے کہ ان کو پہنچائیں اور اگر نہ پہنچائیں تو معصیت ہوگی۔ ایسا ہی یورپ والے حق رکھتے ہیں کہ ان کی غلطیاں ظاہر کی جاویں کہ وہ ایک بندہ کو خدا بنا کر خدا سے دور جا پڑتے ہیں۔ یورپ کا تو یہ حال ہوگیا ہے کہ واقعی اَخۡلَدَ اِلَی الۡاَرۡضِ کا مصداق ہوگیا ہے۔ طرح طرح کی ایجادیں صنعتیں ہوتی رہتی ہیں۔ اس سے تعجب مت کرو کہ یورپ ارضی علوم وفنون میں ترقی کر رہا ہے۔ یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب آسمانی علوم کے دروازے بند ہو جاتے ہیں تو پھر زمین ہی کی باتیں سوجھا کرتی ہیں۔ یہ کبھی ثابت نہیں ہوا کہ نبی بھی کلیں بنایا کرتے تھے یا ان کی ساری کوششیں اور ہمتیں ارضی ایجادات کی انتہا ہوتی تھیں۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 130-131 ایڈیشن 2016ء)

• سید عبداللہ صاحب عرب نے سوال کیا کہ میں اپنے ملک عرب میں جاتا ہوں وہاں یں ان لوگوں کے پیچھے نماز پڑھوں یا نہ پڑھوں؟

فرمایا: ’’مصدقین کے سوا کسی کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔‘‘

عرب صاحب نے عرض کیا وہ لوگ حضور کے حالات سے واقف نہیں ہیں اور ان کو تبلیغ نہیں ہوئی۔

فرمایا: ’’ان کو پہلے تبلیغ کر دینا پھر یا وہ مصدق ہو جائیں گے یا مکذب۔‘‘

عرب صاحب نے عرض کیا کہ ہمارے ملک کے لوگ بہت سخت ہیں اور ہماری قوم شیعہ ہے۔

فرمایا: ’’تم خدا کے بنو۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ جس کا معاملہ صاف ہوجائے اللہ تعالیٰ آپ اس کا متولی اور متکفل ہو جاتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 280-281 ایڈیشن 2016ء)

• حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

پھر ایک اور پہلو فصاحت بلاغت کا ہے قرآن شریف کی فصاحت بلاغت ایسی اعلیٰ درجہ کی اور مسلم ہے کہ انصاف پسند دشمنوں کو بھی اسے ماننا پڑا ہے قرآن شریف نے فَاۡتُوۡا بِسُوۡرَۃٍ مِّنۡ مِّثۡلِہٖ (البقرہ: 24) کا دعویٰ کیا۔ لیکن آج تک کسی سے ممکن نہیں ہوا کہ اس کی مثل لا سکے۔ عرب جو بڑے فصیح و بلیغ بولنے والے تھے اور خاص موقعوں پر بڑے بڑے مجمع کرتے اور ان میں اپنے قصائد سناتے تھے وہ بھی اس کے مقابلے میں عاجز ہو گئے۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 384 ایڈیشن 2016ء)

(جاری ہے)

بقیہ: تبلیغ میں پریس اور میڈیا ...... از صفحہ 9

B-5 پر خاکسار کے حوالہ سے جلسہ سالانہ یوکے 2007ء (اکتالیسواں جلسہ سالانہ برطانیہ) کے بارے میں مضمون کی صورت میں خبر شائع کی ہے۔ اس کا عنوان یہ ہے۔

Local Muslim Community Intent on Spreading Good Will.

’’علاقہ کی لوکل مسلمان کمیونٹی خیرسگالی کے جذبات کو پھیلانے کی نیت اور ارادہ رکھتی ہے‘‘

اخبار نے لکھا: جماعت احمدیہ مسلم کمیونٹی کے افراد مسجد بیت الحمید میں برطانیہ کے 41 ویں جلسہ سالانہ کی کارروائی دیکھنے کے لئے جمع ہوئے۔ اس جلسہ کے اختتامی اجلاس میں جماعت احمدیہ عالمگیر کے روحانی پیشوا حضرت مرزا مسرور احمد نے خطاب کیا۔ برطانیہ میں موسم کے شدید خراب ہونے کے باعث، پھر بھی 25 ہزار سے زائد لوگ یورپ اور دنیا کے مختلف ممالک سے یہاں حدیقۃ المہدی میں جلسہ کے لئے اکٹھے ہوئے۔ بہت سارے لوگ امریکہ سے بھی سفر کر کے جلسہ میں گئے۔

احمدیہ مسلم کمیونٹی کا آغاز حضرت مرزا غلام احمد آف قادیان انڈیا کے ذریعہ 1889ء میں ہوا۔ اس وقت جماعت احمدیہ دنیا کے 189 ممالک میں پھیل چکی ہے۔ برطانیہ میں ہونے والے اس جلسہ کو دنیا میں لاکھوں افراد نے ایم ٹی اے کے ذریعہ براہ راست دیکھا اور دنیا کی دیگر اہم زبانوں میں تقاریر کے تراجم بھی ہوئے۔

یوکے کا جلسہ 1984ء کے بعد زیادہ اہمیت اختیار کر گیا۔ جب پاکستان میں احمدیوں کے خلاف آرڈیننس نکلا جس کے ذریعہ احمدیوں کو تبلیغ کرنے، عبادت کرنے، اسلامی روایات پر عمل کرنے پر مجرم قرار دیا جاسکتا ہے اور جرمانہ کی سزا بھی ہوسکتی ہے۔ اس آرڈیننس کی وجہ سے جماعت احمدیہ کے چوتھے روحانی پیشوا خلیفہ مرزا طاہر احمد نے پاکستان سے برطانیہ (لندن) ہجرت کی۔

حضرت مرزا مسرور احمد جو اس وقت جماعت احمدیہ عالمگیر کے پانچویں روحانی پیشوا ہیں نے بتایا کہ ہمیں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ ہمیں زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق ملی۔ جنہوں نے ہمیں جہاد کے حقیقی معانی سمجھائے ہیں۔ جس کا مطلب اس زمانے میں یہ ہے کہ ہم اپنی اصلاح کی طرف توجہ کریں۔ اور خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق قائم کریں۔ اس زمانے میں اصل جہاد یہی ہے۔

مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح نے اپنے خطاب میں دوران سال ہونے والی جماعت احمدیہ کی ترقیات کے بارہ میں بھی تفصیل سے آگاہ کیا۔ انہوں نے کہا اس سال 275,000 نئے لوگ جماعت احمدیہ میں تمام دنیا سے شامل ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ نے یہ بھی بتایا کہ ہم نے نئے سکول بنائے ہیں، ہسپتال اور کلینک بھی تعمیر کئے ہیں اور صاف پانی اور بجلی مہیا کرنے کے لئے افریقہ میں پراجیکٹ پر کام ہوا ہے۔ مرزا مسرور احمد نے اس بات پر زور دیا ہے کہ جماعت احمدیہ کے بانی کی تعلیمات کی روشنی میں ہمیں چاہئے کہ اسلام کے پرامن پیغام کو امن اور محبت کے ساتھ ہر ایک کو پہنچائیں بغیر کسی امتیاز کے۔ نمازوں میں باقاعدگی اختیار کریں۔ تہجد کی نماز بھی ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اس سے امن کے حصول میں مدد ملے گی اور جنت کا حصول بھی ہوگا۔

مرزا مسرور احمد نے یہ بھی کہا کہ اس زمانے میں تلوار کا جہاد غیر ضروری ہے بلکہ دلوں کی صفائی کرنے کا جہاد اب بھی قائم ہے۔ اور امن کے پیغام کو امن کے ساتھ پھیلانے کا جہاد اب بھی جاری ہے۔ آپ نے کہا کہ اگلا سال ہماری خلافت احمدیہ کے سو سال پورا ہونے کو منانے کا سال ہے۔ اس لئے جماعت کے ہر شخص کو اس کی کامیابی سے منانے کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر مختلف طبقات فکر سے تعلق رکھنے والے حکومتی سطح اور مذہبی سطح کے سرکاری وغیر سرکاری معززین نے شرکت کی۔ جس میں لندن کے بشپ نے بھی تقریر کی اور اسی طرح یو ایس اے کونسلیٹ جرنل نے بھی شرکت کی اور اپنی تقریر میں کہا کہ وہ جماعت احمدیہ کی انسانیت کی خدمات کو سراہتے ہیں۔

مضمون کے آخر میں لکھا ہے کہ اگر آپ نے مزید معلومات حاصل کرنی ہیں تو امام شمشاد سے رابطہ کر سکتے ہیں۔ فون نمبر بھی دیا ہوا ہے۔

(باقی آئندہ بدھ ان شاء اللہ)

ذیشان محمود۔مربی سلسلہ سیرالیون

خلفائے احمدیت کی تحریکات

رسالہ الوصیة کے مطالعہ کی تحریکات

(قسط 16)

’’اس کو اس قدر پڑھنا چاہئے کہ اس کے حوالے آپ کو زبانی یاد ہو جائیں۔‘‘
(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ)

امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 13؍نومبر 2021ء کو نیشنل عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ فن لینڈ سے آن لائن ملاقات فرمائی۔مہتمم شعبہ تعلیم نے حضور انور سے آئندہ سال کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک کتاب کے انتخاب کی درخواست کی جس پر حضور انور نے استفسار فرمایا کہ گزشتہ سال کونسی کتاب تھی؟ جس پر انہوں نے کہا کہ مسیح ہندوستان میں۔

حضور انور نے پھر استفسار فرمایا کہ کیا کشتی نوح ہوگئی ہے؟ نفی کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ پھر کشتی نوح پڑھیں۔

حضور انور نے پھر فرمایا کہ کشتی نوح سے پہلے الوصیت پڑھیں یہ چھوٹی بھی ہے اور آسانی سے جلد ختم ہو جائے گی۔

امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 20؍نومبر 2021ء کو نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ سویڈن سے آن لائن ملاقات کے دوران حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب الوصیت کے پڑھنے پر بھرپور زور دیا اور فرمایا کہ

’’اس کو اس قدر پڑھنا چاہئے کہ اس کے حوالے آپ کو زبانی یاد ہو جائیں اور جب لوگ اس طرح سے باشعور ہو جائیں گے تو پھر اس پر عمل بھی کریں گے۔‘‘

اس کتاب الوصیت کے بارے میں حضور انور نے فرمایا کہ ’’الوصیت میں سب کچھ آ گیا ہے۔ جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی وجوہات، خلافت کا مقصد اور اس کی ضرورت و اہمیت۔ یہ نیکی اور تقویٰ کے مضمون کا بھی احاطہ کرتی ہے۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 7 دسمبر 2021ء)

ہر احمدی اس کا ضرور مطالعہ کرے

اس سے قبل حضرت مصلح موعودؓ نے بھی 1955ء میں ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے احمدیوں کے نام انگریزی میں ایک اہم پیغام میں نظام وصیت کے عظیم الشان مقصد پر روشنی ڈالی اور اسے امریکہ میں بھی جاری کرنے کی پُر زور تحریک فرمائی۔

’’ میرے عزیز امریکن بھائیو!

جیسا کہ آپ سب کو معلوم ہو گا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی وفات سے دو سال قبل وصیت کے طور پر ضروری ہدایات اس دستاویز کی شکل میں شائع فرما دی تھیں جو ’’الوصیت‘‘ کے نام سے موسوم ہے۔ یہ دستاویز بہت اہم ہے ہر احمدی کو چاہئے کہ وہ اس کا ضرور مطالعہ کرے۔... مجھے یقین ہے کہ اس دستاویز کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ میں سے ہر ایک میں یہ شدید خواہش ہو گی کہ وہ بھی اس عظیم الشان تحریک میں جو اس میں بیان کی گئی ہے اور جو اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے نہایت درجہ اہمیت کی حامل ہے شامل ہونے کی سعادت حاصل کرے۔‘‘

(الفضل 9فروری 1956ء)

تعارف

یہ دسمبر 1905ء کی تصنیف ہے۔ اس رسالہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وہ تمام الہامات درج فرمائے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کی وفات قریب ہے۔ نبی کی وفات سے اس کی قوم میں جو زلزلہ پیدا ہوتا ہے اس کے متعلق حضور نے جماعت کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدیم سے ہی سنت ہے۔ کہ وہ دو قدرتیں دکھلاتا ہے۔ (1) پہلی قدرت نبی کا وجود ہوتا ہے (2) اور نبی کی وفات کے بعد قدرت ثانیہ کا ظہور ہوتا ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو کھڑا کیا جنہوں نے اسلام کو نابود ہوتے ہوئے تھام لیا۔ گویا حضور علیہ السلام نے جہاں اپنی وفات کی خبر دی وہاں ساتھ ہی خلافت کے ایک دائمی سلسلہ کی اپنی جماعت میں جاری ہونے کی بشارت بھی دی۔حضور نے نہایت واضح الفاظ میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی مثال دینے کے بعد فرمایا:۔

’’دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔‘‘

(الوصیت، روحانی خزائن جلد نمبر 20 صفحہ 305)

2۔ اس رسالہ میں حضور علیہ السلام نے الٰہی منشاء کے ماتحت اشاعت اسلام اور تبلیغ احکام قرآن کے مقاصد کے لئے ایک دائمی اور مستقل اور روز افزوں نظام کے قیام کا اعلان فرمایا ہے جو نظام الوصیت کے نام سے مشہور ہے۔ اور یہی آئندہ دنیا کے مختلف اقتصادی نظاموں میں ’’نظام نو‘‘ ثابت ہوگا۔ جس کی رو سے اشاعت اسلام کی خاطر ہر وصیت کرنے والے کو اپنی آمد اور جائیداد کا کم از کم 1/10حصہ سلسلہ کو دینا ہوگا۔

وصیت کنندہ کا ذاتی طور پر متقی محرمات سے پرہیز کرنا اور شرک و بدعت سے مجتنب اور سچا اور صاف ہونا بھی شرط ہے۔حضور علیہ السلام نے الٰہی منشاء کے تحت ایسے وصیت کرنے والوں کے لئے ایک مقبرہ تجویز کرتے ہوئے فرمایا:

دعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اس کو بہشتی مقبرہ بنا دے اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خواب گاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا اور دنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کے لئے ہو گئے اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھایا۔ آمین یا رب العالمین

(الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 316)

الوصیة کے رسالہ کے ساتھ ایک ضمیمہ بھی شامل ہے جس میں وصیت اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کے تفصیلی قواعد خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے درج ہیں۔ اور آخر میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کے اجلاس اول منعقدہ 29 جنوری 1906ء کی روئیداد بھی درج ہے جو نظام الوصیت کے متعلق ہی ہے۔

(تعارف کتب از روحانی خزائن جلد 20 صفحہ XV)

’’نظام وصیّت کی اہمیت و عظمت ’رسالہ الوصیّت‘ کی روشنی میں‘‘ کے عنوان سے مولانا عطاء المجیب راشد صاحب کا ایک مضمون الفضل آن لائن لندن کے 30 جنوری 2020 کی اشاعت میں شامل ہے۔

مولانا سید شمشاد احمد ناصر۔ امریکہ

تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے

ذاتی تجربات کی روشنی میں

(قسط 36)

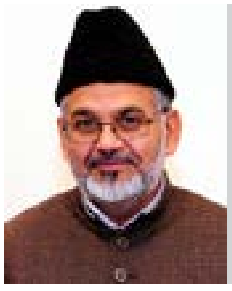

پاکستان نیوز نے اپنی 4 جولائی 2007ء کی اشاعت میں تین تصاویر کے ساتھ ہماری یہ خبر دی ہے۔

اسلام کسی سے نفرت نہیں بلکہ محبت سکھاتا ہے۔ امام شمشاد

چرچ میں رہنے والے راہبوں کو بھی دن میں پانچ چھ بار عبادت کرنا ہوتی ہے

چینو کیلیفورنیا۔ (پ ر) جون 18 بروز پیر مسجد بیت الحمید چینو میں احمدیہ مسلم کمیونٹی اور کیتھولک عیسائی فرقہ کے درمیان ایک دوستانہ سیمینار ہوا۔ اس اجتماع میں سو سے زائد لوگوں نے شرکت کی۔ اس کا اہتمام امام شمشاد ناصر کی کوششوں سے ہوا۔ اس کا مقصد مختلف مذاہب میں ہم آہنگی پیدا کرنا اور اپنے اپنے عقائد کی اچھی باتوں کو پیش کرنا تھا۔ مسجد کے تقدس کو قائم کرنے کی خاطر عیسائی عورتوں نے اپنے سر دوپٹے سے ڈھانپے ہوئے تھے۔ اخبار نے لکھا۔

3 تصاویر کے نیچے یہ لکھا ہوا ہے۔ کیلیفورنیا میں احمدیہ کمیونٹی اور کیتھولک عیسائی فرقے کے درمیان ایک سیمینار ہوا۔ سیمینار میں فریقین کے اکابرین نے شرکت کی۔ تصویر میں سیمینار کے شرکاء نظر آرہے ہیں۔ اس کی مزید تفصیل پہلے دوسرے اخبارات میں بھی گذر چکی ہے۔

ہفت روزہ پاکستان پوسٹ نے اپنی اشاعت 28 جون تا 4 جولائی میں 4 تصاویر کے ساتھ نصف سے زائد صفحہ پر ہماری جلسہ سیرۃ النبی ﷺ کی خبر شائع کی ہے۔ تصاویر میں ڈاکٹر حمید الرحمان صاحب پوڈیم پر تقریر کر رہے ہیں جبکہ ہیڈ ٹیبل پر مونس چوہدری صاحب انور محمود خان صاحب اور خاکسار سید شمشاد احمد ناصر بیٹھے ہیں۔ دوسری تصویر میں مونس چوہدری صاحب تقریر کر رہے ہیں۔ تیسری تصویر میں خاکسار تقریر کر رہا ہے۔ چوتھی تصویر سامعین اور شاملین کی ہے۔

خبر کی سرخی اور متن قریباً وہی ہے جو اس سے پہلے گذر چکی ہے۔ یہ خبر ہمارے جلسہ سیرت النبی ﷺ کی ہے۔ جلسہ کے شروع ہونے کے وقت تلاوت کے بعد نظم حضرت مسیح موعودؑ کی پڑھی گئی تھی۔

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمد دلبر میرا یہی ہے

کے 6 اشعار بھی خبر میں درج ہیں۔ اور آئینہ کمالات اسلام سے حضرت مسیح موعودؑ کا حوالہ بھی درج ہے۔ اور آخر میں درود شریف بھی ہے۔

پریس ڈسپیچ وکٹرول ڈیلی پریس نے اپنا ایک سپیشل نمبر شائع کیا جس کا عنوان تھا۔ ’’یوم آزادی‘‘

اس میں ایک سٹوری لکھی گئی تھی جس میں دیگر مذہبی اور سیاسی راہنماؤں کے بیانات اور انٹرویوز شائع ہوئے تھے۔ خاکسار کا بھی مختصراً انٹرویو شائع ہوا۔ جس میں خاکسار نے بتایا اخبار لکھتا ہے کہ ’’امام شمشاد جو مسلمان عالم ہے نے کہا ہے امریکہ بہت بڑی قوم ہے کیوں کہ یہاں پر آزادی ہے۔ انسان اپنے عقیدہ کے مطابق اپنے عمل آزادی کے ساتھ بجا لاسکتا ہے۔‘‘

پاکستان ٹائمز کیلی فورنیا نے اپنی اشاعت 28 جون 2007ء صفحہ 13 پر قریباً پورے صفحہ کی خبر 12 تصاویر کے ساتھ دی۔ خبر کا متن یہ ہے۔

نفرت کسی سے نہیں محبت سب سے۔ اسلام کا حقیقی پیغام

مسجد بیت الحمید چینو میں کیتھولک عیسائی فرقہ کے پادری اور ممبران کی آمد پر ایک دوستانہ سیمینار

اگرچہ اس خبر کی تفصیل کچھ پہلے گذر چکی ہے لیکن اس اخبار نے چند زائد باتیں بھی لکھی ہیں مثلاً اخبار لکھتا ہے کہ سب سے پہلے مہمان عیسائی لیڈر پادری کیری بلیو اور پھر امام شمشاد ناصر کو باری باری اپنے خیالات کے اظہار کی دعوت دی گئی۔ مسٹر بلیو جو کہ نیو پورٹ بیچ کیتھولک چرچ کے سربراہ ہیں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ کہ وہ امام شمشاد ناصر اور مسجد بیت الحمید کی انتظامیہ اور شرکاء کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہیں یہاں آنے کی دعوت دی گئی ہے۔ انہوں نے عیسائیت اور اسلام میں بہت سی مشترک باتوں کا ذکر کیا۔ انہوں نے بتایا کہ ان کے چرچ میں رہنے والوں راہبوں اور ننز کو بھی دن میں پانچ یا چھ بار عبادت کرنا ہوتی ہے۔ انہوں نے یہ بھی ثابت کرنے کی کوشش کی کہ دراصل وہ بھی ایک ہی خدا کو ماننے والے ہیں۔ اس کے بعد مسجد بیت الحمید کے امام شمشاد ناصر نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ انہوں نے نبی پاک ﷺ کے اسوہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ آپؐ نے عیسائیوں کو مسجد میں آنے اور اپنے طریق پر ایک خدا کی عبادت کرنے کی اجازت دی تھی۔ امام شمشاد نے مزید بتایا کہ اسلام دہشت گردی کا مذہب نہیں ہے۔ اسلام پر دہشت گردی کا الزام مستشرکین نے لگایا ہے اور بدقسمتی سے بعض متشدد قسم کے مسلمانوں نے اپنے عمل سے مستشرکین کے اس اعتراض کو تقویت دی۔ تقریر کے اختتام پر امام شمشاد نے قرآن کریم مع انگریزی ترجمہ، اسلامی اصول کی فلاسفی اور آنحضرت ﷺ کی سیرت پر خطبات مسرور کی کاپی مسٹر بلیو کی خدمت میں پیش کئے۔ جس کے بدلے میں مسٹر بلیو نے خوبصورت پیلے گلاب کا پودا امام شمشاد کو امن و محبت کی علامت کے طور پر پیش کیا۔ اخبار نے مزید لکھا کہ ایک گھنٹہ سے زائد دلچسپ سوال و جواب کا پروگرام بھی ہوا۔ سوالات میں آخرت اور دوزخ و جنت کے بارے میں بھی سوال ہوئے۔ امام شمشاد نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ جس طرح بیمار کو صحت کی بحالی کے لئے ایک ڈاکٹر کی مدد لینی ضروری ہوتی ہے اور زیادہ بیمار ہوجائے تو ہسپتال میں بھی داخل ہونا پڑتا ہے۔ اسی طرح پر بیمار روحوں کو بھی اُن کی بیماری کے مطابق دوزخ میں رہنا پڑے گا جیسے کم بیمار کو کم وقت کے لئے ہسپتال میں رہنا پڑتا ہے اور زیادہ بیمار کو زیادہ وقت کے لئے۔ اسی طرح قیامت کے دن انسانوں کے ساتھ سلوک ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے عقیدے کے مطابق جنت دائمی ہے اور دوزخ اس وقت تک ہے جب تک تمام دوزخی جنت میں جانے کے قابل نہ ہوجائیں۔ انہوں نے مزید کہا توبہ اور استغفار صرف ماضی کے گناہوں کے لئے نہیں بلکہ آئندہ گناہوں سے بچنے کے لئے بھی کی جاتی ہے۔ پروگرام کے اختتام پر عیسائی حضرات اپنی بس پر سوار ہو کر واپس چلے گئے جب کہ کچھ عیسائی مہمان نماز عشاء میں بھی شامل ہونے (دیکھنے کے لئے) کے لئے رک گئے۔ خبر کے آخر پر مسجد بیت الحمید کا ایڈریس اور فون نمبر بھی دیا گیا ہے۔

12 تصاویر کی تفصیل یوں درج ہے۔ ایک تصویر کے نیچے لکھا ہے عیسائی پادری کیری بلیو سیمینار سے خطاب کر رہے ہیں۔ ایک تصویر کے نیچے یہ لکھا ہے امام شمشاد ناصر عیسائی پادری کیری بلیو کو اسلامی کتب پیش کر رہے ہیں۔ ایک تصویر کے نیچے لکھا ہے سیمینار میں آنے والے مہمانوں کو خوش آمدید کہا جارہا ہے۔ سیمینار میں ایک خاتون امام شمشاد سے سوال پوچھ رہی ہیں۔ امام شمشاد ناصر سوالات کے جوابات دے رہے ہیں۔ ایک اور تصویر کے نیچے یہ لکھا ہے امام شمشاد ناصر عیسائی لیڈر پادری کیری بلیو سے بات چیت کر رہے ہیں۔

ایک تصویر کے نیچے کیری بلیو امام شمشاد ناصر کو پھول پیش کر رہے ہیں۔ وغیرہ

پاکستان کرونیکل نے اپنے انگریزی سیکشن میں 29 جون 2007ء کی اشاعت میں پورے صفحہ پر صرف تصاویر میں ہی خبر شائع کی ہے۔ اور یہ خبر جیسا کہ اوپر گذر چکا ہے کیتھولک عیسائی فرقہ کے پادری اور گروپ کی مسجد بیت الحمید میں آمد اور دوستانہ سیمینار کے بارے میں ہے۔ اخبار نے پورے صفحہ پر 13 تصاویر لگائی ہیں اور ہر تصویر کے نیچے عنوان دیا ہے۔ تصاویر قریباً وہی ہیں جن کا اوپر ذکر ہوچکا ہے۔

ہفت روزہ اردو لنک نے اپنی اشاعت 29 جون 2007ء میں صفحہ 5 پر ¼ صفحہ پر ایک تصویر کے ساتھ خبر شائع کی ہے۔ خبر کا عنوان یہ ہے۔

’’اسلام کسی سے نفرت نہیں بلکہ محبت سب سے سکھاتا ہے‘‘۔ امام شمشاد ناصر

تصویر میں ہیڈ ٹیبل پر ایک طرف عاصم انصاری صاحب صدر لاس اینجلس ان لینڈ ایمپائر، خاکسار سید شمشاد احمد ناصر سوالات کا جواب دیتے ہوئے، پادری بلیو کیتھولک اور مونس چوہدری صاحب ہیں۔ خبر کا متن قریباً وہی ہے جس کا ذکر دوسرے اخبارات کے حوالہ سے پہلے گذر چکا ہے۔

پاکستان کرونیکل نے اپنی اشاعت انگریزی سیکشن میں صفحہ اول پر ایک تصویر کے ساتھ انٹر فیتھ میٹنگ کی خبر دی ہے۔ جس کا ذکر اوپر گذر چکا ہے۔ انہوں نے خبر کا یہ عنوان لگایا ہے۔

Inter Faith Meeting at Baitul Hameed Mosque

یعنی مسجد بیت الحمید میں بین المذاہب میٹنگ کا انعقاد

اخبار نے رنگین تصویر لگائی ہے جس میں خاکسار پادری بلیو (کیتھولک) کو اسلامی کتب کا تحفہ پیش کر رہا ہے۔ خبر کا متن قریباً انگریزی میں وہی ہے جو اوپر گذر چکا ہے۔

پاکستان جرنل نے اپنی اردو کی اشاعت میں 29 جون 2007ء

صفحہ 3 پر ایک تصویر کے ساتھ مندرجہ بالا خبر شائع کی ہے۔یعنی کیتھولک فرقہ کے ساتھ سیمینار کی۔ جو تصویر شائع ہوئی ہے اس میں عاصم انصاری صاحب، خاکسار سید شمشاد ناصر سوالوں کا جواب دیتے ہوئے۔ پادری کیری بلیو اور مونس چوہدری صاحب بیٹھے ہیں۔خبر کا متن وہی ہے جو گذر چکا ہے۔

پاکستان کرونیل نے اپنی انگریزی اشاعت 29 جون 2007ء صفحہ 3 پر خاکسار کی تصویر کے ساتھ انگریزی میں خاکسار کا مضمون شائع کیا ہے۔ اس مضمون کا عنوان ہے۔

Return to Shame,Modesty and Moral

یعنی ’’ہمیں شرم و حیا، عفت اور اخلاق کی طرف واپس آنا پڑے گا۔‘‘

خاکسار نے اس مضمون میں اس بات کی وضاحت کی ہے کہ انسانی زندگی میں کچھ اخلاقی قوانین ہیں جن کے بغیر معاشرہ میں رہنا ممکن نہیں ورنہ انسان اور حیوان میں کچھ فرق باقی نہیں رہے گا۔

بلکہ انسان اگر اخلاق کو صحیح طور پر نہیں اپناتا تو وہ حیوانوں سے بھی بدتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل، دانشمندی اور سوچ عطا کی ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے قدرت کی طرف سے اسے شرم وحیاء اور اخلاق اپنانے کی سمجھ عطا ہوئی ہے۔ خاکسار نے اس بات کا ذکر کیا ہے کہ کچھ دن پہلے بھی کسی نے بتایا کہ وہ سائیکل پر سوار کہیں جا رہا تھا تو پیٹرول پمپ کے پاس سے اس کا گذر ہوا تو اس نے دیکھا کہ ایک نوجوان اور ایک عورت آپس میں ایک دوسرے کا منہ چوم رہے ہیں۔ انہیں اس بات میں قطعاً شرم محسوس نہیں ہو رہی تھی۔ کیوں کہ اس معاشرے میں اسے برا نہیں سمجھا جاتا۔ لیکن مذہبی لحاظ سے اسے دیکھا جائے تو یہ بالکل غلط بات ہے اور ناجائز ہے۔ پھر انسان اور حیوان میں آخر فرق کیا رہ گیا ہے۔ یہ تو صرف ایک مثال دی گئی ہے۔ نہ جانے روزانہ ایسی کتنی مثالیں لوگوں کے مشاہدے میں آتی ہیں اور صرف یہی نہیں سکول کے طلباء و طالبات میں خواہ وہ پرائمری سکول کے مڈل سکول کے یا ہائی سکول کے ہوں یہ باتیں بوس وکنار بالکل عام ہے جسے بالکل عار نہیں سمجھا جاتا۔ نہ ہی اسے عیب اور برائی کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ اس سے آپ سوسائٹی میں اخلاق اور حیاء کے معیار ناپ سکتے ہیں۔ آخر ہماری نئی نسل یہ باتیں کس سے سیکھ رہی ہیں۔ آخر ان بے شرمی، بداخلاقی اور بے حیائی کی باتوں اور عمل کو سوسائٹی میں کون پھیلا رہا ہے؟ ہمیں اپنی نئی نسل کی تربیت کے لئے بڑے گہرے فکر کے ساتھ سوچنا ہوگا کہ ہم نے کیا کرنا ہے؟ کیا اس قسم کی عیاشی کو مطمع نظر بنانا ہے یا اخلاق کی قدروں کی حفاظت کرنی ہے۔ اس لئے اس سلسلہ میں میں پہلے تو والدین سے کہوں گا کہ وہ اپنی ناقدانہ اور دانشمندانہ عقل کو بروئے کار لاتے ہوئے بچوں کی صحیح پرورش اور تربیت کریں صرف غلط بات دیکھ کر یہ کہہ دینا کہ It is ok یہ ٹھیک ہے۔ بالکل غلط ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کی پیدائش کا مقصد رکھا ہے جو اس قسم کی حرکتوں سے تو بہرحال پورا نہیں ہوسکتا۔ جانور اگر اس قسم کی حرکتیں کریں تو کہا جاسکتا ہے کہ ان کے اندر سوچنے کی صلاحیت نہیں ہے۔ لیکن انسان کو خدا نے عقل دی ہے اس لئے اسے سوچنا چاہئے کہ غلط اور صحیح کیا ہے؟

تمام مذاہب اس بات پر متفق ہیں کہ مرد اور عورت کو آپس میں شادی کرنی چاہئے تاکہ وہ اپنی عفت اور حیاء اور اخلاق کو بچا سکیں۔ بدقسمتی سے اس وقت ہر بری بات کے بچاؤ کے لئے ’’آزادی‘‘ کے لفظ کا غلط استعمال کیا جارہا ہے۔ اسلام کو بھی اس کی انہی باتوں سے تنقید کا نشانہ بنایا جاتا ہے جب وہ اخلاقی تعلیم کو عام کرنے کی بات کرتا ہے۔ عفت و حیاء کو اپنانے کی بات کرتا ہے، اسلام کو عورت پر ظلم کرنے والا مذہب قرار دیا جاتا ہے حالانکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ اگر ہم تاریخ کو دیکھیں تو آپ کو پتہ لگے سو سال سے زائد عرصہ پہلے چرچ میں یہ سب کچھ اسی طرح تھا۔ یعنی مرد اور عورت الگ الگ بیٹھتے تھے۔ آپس میں اکٹھے نہیں بیٹھتے تھے۔ کیوں کہ تمام مذاہب اخلاق اور حیاء کا سبق دیتے ہیں۔ مکس اجتماع میں عفت اور حیاء ختم ہوجاتی ہے اور انسان کی نظریں بہک جاتی ہیں۔ اور گناہ کے ارتکاب کے زیادہ مواقع میسر آتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ اس آزادی کے نتیجہ میں شادی سے پہلے ہی نوجوان بچیاں حاملہ ہوجاتی ہیں اور پھر اسقاط حمل ہوتے ہیں اور جنسی بیماریاں بھی جڑ پکڑ رہی ہیں۔ اس لئے ہمیں سوچنا پڑے گا اور یاد رکھنا چاہئے کہ کوئی سوسائٹی بھی بداخلاق اور بے حیائیوں کے قائم کر کے روحانیت حاصل نہیں کرسکتی جب کہ روحانی سوسائٹی بے حیائی کو جنم لینے سے پہلے ہی روک دیتی ہے۔ اب وقت ہے ان لوگوں کے لئے جو اخلاق کو اپنانا چاہتے ہیں اور عفت اور حیاء کو اختیار کرنا چاہتے ہیں کہ اس بات پر خوب غور کریں اور سوچیں اور اپنا جائزہ لیں کہ ہمیں اسلامی حیاء، عفت اور پاکدامنی کی اسلامی تعلیم پر عمل کرنا ہوگا تب جا کر ان اقدار کی حفاظت ہو سکے گی۔

انڈیا پوسٹ نے اپنی اشاعت 29 جون 2007ء صفحہ 60 پر ایک تصویر کے ساتھ انگریزی میں ہماری خبر شائع کی ہے۔ یہ خبر کیتھولک عیسائی فرقہ کے ساتھ مسجد بیت الحمید میں بین المذاہب سیمینار کی ہے۔ جس کی تفصیل پہلے گذر چکی ہے۔ تصویر میں خاکسار پادری بلیو کو اسلامی کتب کا تحفہ پیش کر رہا ہے۔

پاکستان ٹائمز کیلیفورنیا نے اپنی اشاعت 5 جولائی 2020ء صفحہ 13 پر 8 تصاویر کے ساتھ خدام الاحمدیہ کے ساتھ اجتماع جو سلی کین ویلی میں 26 تا 27 مئی 2007ء مسجد بیت البصیر میں منعقد ہوا تھا کی خبر بڑی تفصیل کے ساتھ شائع کی ہے۔ خبر کی تفصیل اور متن قریباً قریباً وہی ہے جو اس سے قبل باقی اخبارات کے حوالے سے لکھی جاچکی ہے۔

ہفت روزہ نوائے پاکستان نے اپنی اشاعت 5 جولائی تا 11 جولائی 2007ء صفحہ 1 پر ایک چھوٹی سے اطلاع شائع کی ہے۔ یہ اطلاع بھی قارئین کے لئے دلچسپی کا باعث ہے۔ اس کا عنوان ہے۔ ’’تردید ادارہ نوائے پاکستان‘‘

اخبار لکھتا ہے کہ نوائے پاکستان میں پچھلے دنوں متواتر دو ہفتے سے احمدیہ فرقے سے تعلق رکھنے والا شمشاد ناصر کے کالم ’’شان اسلام‘‘ کے نام سے شائع ہوئے۔ ادارہ نوائے پاکستان اور ادارہ کے چیف ایڈیٹر جہانگیر لودھی کی نقائص علمی کی بناء پر یہ مضمون شائع ہوئے ادارہ نوائے پاکستان اور ادارہ سے تعلق رکھنے والے تمام عملے کا تعلق ایمان ختم نبوت پر ہے۔ حضرت محمد آخری نبی اور آپ کے بعد کسی نبی کے نہ آنے پر مکمل ایمان ہے اور کسی احمدیہ فرقے یا گروپ سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے گناہ معاف فرمائے۔ آمین

ہمارا وضاحتی نوٹ: اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس قسم کے اعلان سے ہم پر کسی قسم کا کوئی اثر نہیں پڑتا جہاں تک عقائد کا تعلق انہوں نے بیان کیا ہے۔ یہ لوگ اپنے ہی عقیدہ کی خود تردید کر رہے ہیں۔ یہ ان کا واقعی نقص علم ہے کہ انہیں یہ پتہ نہیں کہ جماعت احمدیہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے آنحضرت ﷺ کو خاتم النّبیین تسلیم کرتی اور یقین رکھتی ہے۔ کیوں کہ جماعت احمدیہ کا قرآن کریم پر مکمل یقین ہے کہ یہ خدا کی آخری کتاب ہے اور اسی کتاب میں آنحضرت ﷺ کو سورۃ الاحزاب میں خاتم النّبیین کا لقب عطا فرمایا گیا ہے۔ جب یہ لوگ یہ کہتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ حضرت محمدؐ آخری نبی ہیں اور آپؐ کے بعد کسی نبی کے نہ آنے پر مکمل یقین ہے تو یہ اپنے اس بیان میں جھوٹے ہیں۔ ان سے کوئی پوچھے کہ کیا واقعی تمہارا یہ ایمان ہے؟ کیا آپ لوگ حضرت عیسیٰؑ کی آمد کے قائل نہیں ہیں۔ اگر ہیں تو پھر یہ کیسے کہہ رہے ہیں کہ آپؐ کے بعد کسی نبی کے نہ آنے پر مکمل یقین ہے۔ انہیں چاہئے کہ جماعت احمدیہ کی کتب اور عقائد کا مطالعہ خود کریں۔ سنی سنائی باتوں پر یقین نہ کریں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ باقی مسلمانوں کے دیگر فرقوں کی نسبت زیادہ ایمان، یقین اور ادراک کے ساتھ آنحضرت ﷺ کو خاتم النّبیین یقین کرتی ہے۔ فالحمدللہ علیٰ ذالك۔ آپ لوگ تو ایک اسرائیلی نبی کی آمد کے قائل ہیں جن کے بارے میں قرآن کریم میں آیا ہے کہ وَرَسُوْلًا اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ۔ وہ کیسے مسلمانوں کے نبی بن جائیں گے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ آپ کا اور ہمارا عقیدہ ایک ہی ہے آپ اسرائیلی نبی کی آمد کے قائل ہیں اور ہم احمدی یہ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی امت سے ہی اللہ تعالیٰ آپؐ کی کامل اتباع میں اسے امام مہدی اور مسیح موعود بنا کر بھیجے گا نہ کہ بنی اسرائیل سے! بس غور کریں اور فکر کریں۔ سوچیں تو مسئلہ کا حل آسان ہے۔ اللہ تعالیٰ سمجھ عطا فرمائے۔ آمین

میں یہاں پر قارئین کی خاطر ایک دو حوالے حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات سے اس ضمن میں پیش کرتا ہوں۔ آپؑ فرماتے ہیں:۔

’’مجھ پر اور میری جماعت پر جو یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کو خاتم النّبیین نہیں مانتے۔ یہ ہم پر افترائے عظیم ہے۔ ہم جس قوت، یقین، معرفت اور بصیرت سے آنحضرت ﷺ کو خاتم الانبیاء یقین کرتے ہیں اس کا لاکھواں حصّہ بھی دوسرے لوگ نہیں مانتے اور ان کا ایسا ظرف ہی نہیں ہے۔ وہ اس حقیقت اور راز کو جو خاتم الانبیاء کی ختم نبوت میں ہے سمجھتے ہی نہیں ہیں، انہوں نے صرف باپ دادا سے ایک لفظ سُنا ہوا ہے مگر اُس کی حقیقت سے بے خبر ہیں اور نہیں جانتے کہ ختم نبوت کیا ہوتا ہے، اس پر ایمان لانے کا مفہوم کیا ہے؟ مگر ہم بصیرت تام سے (جس کو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے) آنحضرت ﷺ کو خاتم الانبیاء یقین کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ نے ہم پر ختم نبوّت کی حقیقت کو ایسے طور پر کھول دیا ہے کہ اس عرفان کے شربت سے جو ہمیں پلایا گیا ہے ایک خاص لذت پاتے ہیں جس کا اندازہ کوئی نہیں

کرسکتا۔ بجز اُن لوگوں کے جو اس چشمہ سے سیراب ہوں۔‘‘

(ملفوظات جلد اول صفحہ 342)

پھر فرمایا:’’میں بڑے یقین اور دعویٰ سے کہتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ پر کمالاتِ نبوّت ختم ہو گئے۔ وہ شخص جھوٹا اور مفتری ہے جو آپؐ کی نبوّت سے الگ ہوکر کوئی صداقت پیش کرتا ہے اور چشمہ نبوّت کو چھوڑتا ہے۔ مَیں کھول کر کہتا ہوں کہ وہ شخص لعنتی ہے جو آنحضرت ﷺ کے سوا آپؐ کے بعد کسی اور کو نبی یقین کرتا ہے۔ اور آپؐ کی ختمِ نبوّت کو توڑتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کوئی ایسا نبی آنحضرت ﷺ کے بعد نہیں آسکتا جس کے پاس مُہرِ نبوّت محمدی نہ ہو۔‘‘

(الحکم 10 جون 1905ء صفحہ 2)

(ماخوذ از محضر نامہ صفحہ 82)

پاکستان کرونیکل نے اپنی اشاعت 6جولائی 2007ء صفحہ 59 پر خاکسار کا مضمون انگریزی میں بعنوان

’’حیاء اور اخلاقیات‘‘

Modesty and Moral

شائع کیا۔مضمون بالکل وہی ہے جس کا اس سے قبل ذکر ہوچکا ہے۔

انڈیا پوسٹ نے بھی اپنی اشاعت 6 جولائی 2007ء صفحہ 80 پر خاکسار کا مضمون بعنوان

Let's Return to Shame, Modesty and Morals

’’ہمیں چاہیئے کہ ہم شرم و حیاء، پاکدامنی و عفت اور اخلاق کی طرف واپس آئیں‘‘

خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔مضمون میں خاکسار نے انگریزی دان طبقہ کو یہاں کی سوسائٹی کے حالات بتا کر اخلاق، عفت، پاکدامنی اور حیاء کی طرف واپس آنے کی دعوت دی ہے تا روحانیت میں ترقی ہو اور معاشرہ اصلاح پذیر ہو۔

پاکستان ایکسپریس نے اپنی 6 جولائی 2007ء کی اشاعت میں صفحہ 13 پر 4 تصاویر کے ساتھ ہمارے جلسہ سیرۃ النبی ﷺ کی تفصیل کے ساتھ خبر شائع کی ہے۔ اسی خبر میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے منظوم کلام سے 6 اشعار لکھے ہوئے ہیں۔ جو درج ذیل ہیں:

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ، دلبر مِرا یہی ہے
سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے
اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے مَیں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

اور آخر پر آئینہ کمالات اسلام سے اقتباس درج ہے۔

ڈیلی بلٹن جو یہاں کا انگریزی کا دوسرا بڑا اخبار ہے کی 7 جولائی 2007ء کی اشاعت میں صفحہ A-10 پر خاکسار کا مضمون انگریزی میں اس عنوان سے شائع ہوا ہے۔

Life Not Worth Living Without Moral Discipline

’’ہماری زندگی اخلاقی اقدار اور ڈسپلن (نظم و ضبط) کے بغیر کچھ نہیں‘‘

مضمون وہی ہے جو اس سے قبل علاقہ کے دوسرے اخبارات میں شائع ہوا ہے۔لوگوں کو اخلاقی قدروں کی طرف رجحان کرنے اور اسلامی تعلیم کے حسن کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ اور مکس پارٹیز وغیرہ سے اجتناب کرنے اور روایات کو زندہ کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

انڈیا ویسٹ نے اپنی اشاعت 13 جولائی 2007ء صفحہ B-21 پر ہماری خبر ایک تصویر اور اس عنوان سے شائع کی ہے۔

Religion:Interfaith Seminar Held at Chino Mosque

’’بین المذاہب کانفرنس کا چینو کی مسجد میں انعقاد‘‘

سٹاف رائٹر کے ذریعہ خبر میں بتایا گیا ہے کہ کیتھولک فرقہ کے پادری اور اسکے پیرو کار مسجد بیت الحمید میں میٹنگ کے لئے آئے تھے۔ اس میٹنگ، سیمینار کی تفصیل اس سے قبل دوسرے اخبارات کے حوالہ سے گذر چکی ہے۔تصویر میں کیتھولک پادری خاکسار کے ساتھ بیٹھا ہوا ہے۔ اور تصویر کے نیچے لکھا ہے۔ امام شمشاد ناصر، پادری کیری بلیو کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں اور سوالوں کے جواب دے رہے ہیں۔

دی سن جو کہ علاقہ کا ایک بڑا اور مشہور اخبار ہے نے اپنی اشاعت 11 جولائی 2007ء صفحہ B-5 پر خاکسار کا مضمون انگریزی میں اس عنوان سے دیا۔

Shame, Modesty and Morals are at Core of Islam's Teachings

’’شرم و حیاء، عفت و پاکدامنی اور عمدہ اخلاق ہی اسلام کی اصل تعلیم ہے‘‘

نصف سے زائد صفحہ پر خاکسار کا یہ مضمون ہے۔ اس کا ذکر اوپر پہلے گذر چکا ہے۔ الحمدللہ کہ علاقہ کے ہر طبقہ میں اسلام کی حسین تعلیم خصوصاً پاکدامنی اور عفت کے حوالہ سے بیان کرنے کی احسن رنگ میں توفیق ملی۔

نوٹ: عموماً اخبارات کی پالیسی یہی ہوتی ہے کہ اگر ایک مضمون کہیں کسی اور اخبار میں شائع ہوگیا ہے تو وہ اسے اپنے اخبارات میں شائع نہیں کرتے۔ لیکن آپ نے مشاہدہ کیا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں ایسا نہیں ہے۔خبریں بھی، مضامین بھی علاقہ میں ہر اخبار میں تفصیل کے ساتھ شائع ہوئے ہیں۔ اور ہر طبقہ تک آواز پہنچائی گئی ہے۔ فالحمدللّٰہ علیٰ ذالک۔

اس مضمون کے آخر میں لکھا ہے کہ امام شمشاد مذہبی منسٹر ہیں اور مبلغ ہیں جو مسجد بیت الحمید سے تعلق رکھتے ہیں جو چینو میں واقع ہے۔

ڈیلی بلٹن نے اپنی اشاعت 13جولائی 2007ء City News سیکشن کے صفحہ 4 پر 3 تصاویر کے ساتھ انٹر فیتھ کی میٹنگ نصف سے زائد صفحہ پر دی۔ ایک تصویر میں ہماری ٹیم کے افراد عیسائی فرقہ کیتھولک کے لوگوں کو خوش آمدید کر رہے ہیں۔ دوسری تصویر میں ایک خاتون سامعین میں بیٹھی ہے۔ اور سوال کر رہی ہے اور تیسری تصویر ہیڈ ٹیبل کی ہے جس پر عاصم انصاری صاحب، خاکسار اور پادری بلیو اور مونس چوہدری بیٹھے ہیں۔تصویر کے نیچے لکھا ہے کہ امام شمشاد سوالوں کا جواب دے رہے ہیں۔ باقی تفصیل وہی ہے جو اس سے قبل دوسرے اخبارات کے حوالہ سے لکھی جاچکی ہے۔

انڈیا پوسٹ نے اپنی اشاعت 13جولائی 2007ء صفحہ 24 پر اس عنوان سے خبر دی ہے۔

Love of Country Part of Islamic Faith

’’وطن کے ساتھ محبت مذہب اسلام کا حصہ ہے۔ ایمان کا حصہ ہے‘‘

اخبار نے لکھا کہ 4 جولائی کے حوالہ سے امام شمشاد نے خاص طور پر ایک تقریر کی جس میں 4 جولائی کے حوالہ سے انہوں نے کہا کہ اسلام امن کے حوالہ سے ایک اہم تعلیم مسلمانوں کو دیتا ہے کہ وہ جہاں بھی رہیں وہ اس ملک کے قوانین کی ہر لحاظ سے پابندی کریں۔ اخبار نے لکھا کہ امام شمشاد نے اپنے خطاب میں قرآن کریم کی سورۃ النساء کی آیت 60 کو بیان کیا کہ اسلام اور قرآن کی یہ تعلیم ہے کہ وہ جہاں کہیں بھی رہیں اس ملک کے قوانین کی پابندی کریں۔ اور امن کے ساتھ رہیں۔ اطاعت کرنے والے ہوں۔ اس ضمن میں امام شمشاد نے بانیٔ اسلام محمد رسول اللہ ﷺ کی وہ مشہور حدیث بھی بیان کی جس میں کہا گیا ہے حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَانِ۔ وطن کے ساتھ محبت ایمان کا حصہ ہے۔ امام شمشاد نے مزید کہا کہ اس وقت جب کہ ہم یوم آزادی منارہے ہیں اور اس میں ہمیں اپنے مذہب پر عمل کرنے کی پوری طرح آزادی بھی میسر ہے اس لئے ہمیں اس بات پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے نیز ہمیں ان لوگوں کی بھی مدد کرنی چاہئے جہاں اس قسم کی آزادی میسر نہیں ہے۔

انہوں نے کہا کہ ہمیں یہ بھی دعا کرنی چاہئے کہ جیسے ہم مادی لحاظ سے سپر پاور ہیں روحانیت اور اخلاق میں بھی سپر پاور بن جائیں۔ انہوں نے سامعین سے کہا کہ وہ حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب گورنمنٹ انگریزی اور جہاد کا بھی مطالعہ کریں جو ایک سو سال پہلے لکھی گئی تھی۔ جس میں بانی جماعت احمدیہ نے نصائح کی ہوئی ہیں کہ ایسی حکومت جو اپنے لوگوں کے لئے امن مہیا کرتی ہو اور آزادی مہیا کرتی ہو۔ اس کے خلاف اعلان جنگ نہ کریں، اس لئے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ قانون کا احترام کرے۔ اور اتھارٹی اور حکام کی اطاعت کرے اور اس سلسلہ میں آنحضرت ﷺ کی تعلیم کے مطابق عمل کرے۔ اخبار نے خاکسار کی تقریر کرتے ہوئے تصویر بھی شائع کی ہے۔

انڈیا ویسٹ نے اپنی اشاعت 20 جولائی 2007ء صفحہ B-20 پر ایک مختصر خبر شائع کی ہے۔ اس عنوان سے

Imam Reaffirms Love of Country on Independence Day

’’امام۔ یوم آزادی کے موقع پر ’’وطن سے محبت‘‘ کے بارے میں زور دار الفاظ میں تلقین کرتا ہے‘‘

خبر کا متن قریباً وہی ہے جو دوسرے اخبار کے حوالہ سے اوپر گذر چکا ہے۔

دی سن نے اپنی اشاعت یکم اگست 2007ء صفحہ

بقیہ صفحہ 5 پر

آرٹیکل ''بعض قرض کبھی نہیں اتارے جاسکتے''

پر موصول ہونے والے تبصرے

قسط دوم

• مکرمہ لبنیٰ بشارت۔ جرمنی سے لکھتی ہیں:

ویسے تو ماں ہمیشہ ہی یاد رہتی ہے لیکن آپکا مضمون ''بعض قرض کبھی نہیں اتارے جاسکتے'' پڑھ کر ماں کی وہ ساری محنت و مشقت کی یادوں نے دل کو بہت بے چین کیا۔جن کا ذکر آپ نے کیا اور ساتھ ہی وہ قرض بھی یاد آگئے جو میری ماں نے بہت سی احمدی ماؤں کی طرح اپنی اولاد کے دل میں اسلام احمدیت کی محبت، خدمت اور دینی علم کے حصول کی اہمیت اجاگر کرنے کے لئے کئے۔ آپ کے زورِ قلم میں مزید طاقت اور برکت عطا ہونے کی دعا کے ساتھ اپنی ماں کے اس قرض کا بصد محبت ذکر کرنا چاہوں گی۔

میری والدہ ایک سادہ اور منکسرالمزاج خاتون تھیں۔ گھریلو ذمہ داریاں نبھانے کے ساتھ ساتھ بہت فکر اور توجہ کے ساتھ بچوں کو جماعت کے ساتھ وابستہ کرنے کی کوشش میں مصروف رہتیں۔ میں سات سال کی تھی اور دو مقابلوں میں مرکزی اجتماع میں شرکت کے لئے منتخب ہوئی۔ والدہ صاحبہ چودہ دن کی چھوٹی بچی، میری چھوٹی بہن کے ساتھ کراچی سے ربوہ ٹرین کا مشکل سفر کر کے پہنچیں اور مجھے حصہ دلوایا۔ اسکے بعد یہ سلسلہ جاری رہا۔ والدہ صاحبہ نے کبھی سفر کی مشکلات یا اور کسی مشکل کی وجہ سے ہمارے جماعتی پروگراموں کا حرج نہیں ہونے دیا۔ کورنگی کے جس علاقے میں ہم رہتے تھے وہاں سے تین بسیں بدل کے احمدیہ ہال پہنچا جاتا تھا۔ ہفتہ میں دو دن مجھے اور چھوٹی بہن کو ساتھ لیکر پہنچتیں صرف اس لئے کہ ہم جماعت کی خدمت گزار بزرگ، مہربان اور شفیق ہستیوں کے ساتھ وقت گزاریں انکی نصائح سنیں، صوفیہ چٹھہ آنٹی کی قرآن کلاسز، پی آنٹی کی فقہ کلاسز اور بشریٰ داؤد آنٹی، امۃ الباری ناصر آنٹی، امۃ الحفیظ بھٹی آنٹی اور دیگر بہت سی مہربان ہستیاں جو اب بھی خدمت میں ہمہ تن مصروف ہیں کی صحبت اور محبت میں گزارے۔ لمحات آج بھی ہمارے لیے مشعل راہ ہیں۔ اسکے علاوہ بھی ہمیشہ اپنے عمل سے جماعت کی محبت، خدمت دین کی اہمیت، عہدیداران کی محبت و عزت کا احساس پیدا کرانے کی کوشش میں رہتیں۔

خلافت جوبلی کے سال میں بہت محنت اور لگن سے اپنی نواسیوں اور بہوؤں کو ترجمۃ القرآن سکھایا اور عائشہ میڈل کے پرچے دینے کے لیے انکی بھرپور مدد کی آپکی بھرپور توجہ اور محنت سے آپکی تینوں بہوؤں اور کمسن نواسیوں جنکی عمریں اسوقت بارہ اور دس سال تھیں نے سارے امتحان پاس کر کے عائشہ میڈل حاصل کئے، الحمدللہ۔ بیشک یہ وہ قرض ہیں جو کبھی اتارے نہیں جا سکتے دعا ہے کہ ہر احمدی ماں اپنی دیگر ذمہ داریوں کے ساتھ اپنی اولاد کو جماعت سے وابستہ کرنے والی ہو آمین

• مکرم اے آر بھٹی لکھتے ہیں:

تمام مضامین تحریرات جو الفضل آن لائن میں ہم پڑھتے ہیں ان کا کوئی ثانی نہیں اگر ان پر عمل ہو تو ہمارے دونوں جہاں سنور سکتے ہیں اور اس سلسلہ میں پوری کوشش ہونا چاہیے۔مضمون بابت والدہ کے صلہ کے بارہ میں پڑھ کر عجیب سی کیفیت ہوئی کہ ماں تو صرف اولاد کے لیے عمر کے آخری حصہ تک فکر مند رہتی ہے چاہے وہ خود کتنی ہی پریشان کیوں نہ ہو۔

ماں کی خدمت کا صلہ اولاد کیا دے گی
جس کی قسمت میں ہو جنت کی خوشخبری دینا
ماں تو ماں ہے دنیا میں کہاں ملتی ہے
جس کی گود میں بے فکری سے سو جانا

الفضل کی تمام تحریرات فکر انگیز ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول کے ارشادات اور حضرت بانی جماعت اور خلیفہ وقت کے فرمان بھی ہماری راہنمائی کا موجب ہیں۔ اس روزنامہ میں جماعت کی ترقی اور فقہی مسائل کا حل بھی ہمیں بخوبی مل جاتا ہے غرض یہ کہ یہ روزنامہ ہماری بہترین نشونما کر رہا ہے۔ میں روزنامہ الفضل کے تمام خدمت کرنے والوں کے لئے دعا گو ہوں۔

• مکرمہ ثمرہ خالد۔ جرمنی سے لکھتی ہیں:

مورخہ 12فروری کی اشاعت میں اداریہ ''بعض قرض کبھی نہیں اتارے جا سکتے''

ماں کی عظمت کو بہترین خراجِ تحسین تھا۔ درحقیقت صرف ایک یہی رشتہ ہے جو ہر قسم کے منفی جذبہ سے پاک، بے غرض و بے لوث محبتیں لٹانے والا اور اولاد کے حق میں ہمیشہ مجسم دعا ہوتا ہے۔

خاکسار کی والدہ محترمہ آج سے 25 سال قبل باعثِ کینسر وفات پا گئیں تھیں۔ جب انہیں معلوم ہوا کہ ان کے پاس وقت کم ہے وہ تو ہمارے لئے ہمہ وقت مجسم دعا بن گئیں۔ اس سوچ کے ساتھ کہ اپنے کمسن بچوں کے لئے دعاؤں کا خزانہ چھوڑ جاؤں۔ عاجزہ کی یہ خوش نصیبی ہے کہ ان کی بیماری اور تکلیف دہ وقت میں دل وجان سے ان کی خدمت کی توفیق ملی۔ (الحمد اللّٰہ علی ذلک)

اللہ تعالیٰ ہر ایک کو والدہ کے مقام کو سمجھتے ہوئے ان کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور ہر ماں کو اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرمائے، آمین۔

• مکرمہ درثمین احمد۔ جرمنی سے لکھتی ہیں:

واقعی بعض قرض ایسے ہوتے ہیں جو کبھی نہیں اتارے جا سکتے۔ گزشتہ دو دن سے یہی خیال بار بار آرہا ہے کہ لوگ تو ایک ماں کا قرض نہیں چکا پاتے، میں تو ان خوش نصیبوں میں شامل ہوں جنہیں دو دو ماؤں کا پیار، احساس، ممتا، شفقت نصیب ہوئی، بلکہ دو بھی نہیں تین ماؤں کی توجہ حاصل رہی ہے، الحمدللہ۔

اس خوش نصیبی پر میں ستر ماؤں سے زیادہ چاہنے والے رب کی شکر گزار ہوں کہ اس نے ہمیں کبھی تنہا نہیں چھوڑا۔ مجھے آج بھی وہ دن یاد ہے جب بارہ سال کی عمر میں، میں نے اپنی والدہ کو کھویا، ہم چار بہن بھائی تھے اور سب کے سب مجھ سے چھوٹے تھے۔ کہتے ہیں کہ پالنے والے کا حق پیدا کرنے والے سے بڑا ہوتا ہے۔ یہ جملہ سننے میں جسقدر آسان ہے برتنے میں اتنا ہی کٹھن ہے۔ اس کا احساس آج مجھے خود ماں کی حیثیت سے ہوتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے اپنی اولاد کی محبت تو قدرتی طور پر ماں کے دل میں ڈالی ہوئی ہوتی ہے مگر کسی دوسری عورت کی اولاد کو سینے سے لگا کر رکھنا اور پروان چڑھانا یہ حوصلہ اور ظرف کسی کسی میں ہوتا ہے۔ اور میں آج اس اخبار کے توسط سے اپنی اس عظیم ماں کو خراج تحسین پیش کرنا چاہتی ہوں۔ جنہوں نے نہ صرف ہمیں سینے سے لگا کر رکھا بلکہ اپنی محبت سے سینچ کر پروان چڑھایا۔ ہم بہن بھائیوں کی ایسی عمدہ پرورش کی کہ آج خدا کے فضل سے ان کی چھ کی چھ اولادیں ہر لحاظ سے ایک پروقار زندگی گزار رہے ہیں۔ اور ہم سب اپنی اس ماں کے احسانات کا بدلہ نہیں اتار سکتے۔ بس شکر گزاری اور احسان مندی کا جذبہ ہی ہے کہ دل سے اپنے ماں باپ کے لئے ہر لحظہ دعائیں ہی نکلتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں لمبی صحت و سلامتی والی زندگی دے اور ان کا سایہ ہمارے سروں پر تادیر قائم رکھے۔ آمین۔ اللہ تعالیٰ میری والدہ مرحومہ اور میری ساس مرحومہ (تیسری ماں) کے بھی درجات بلند فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں کا وارث بنائے۔ آمین ثم آمین

• مکرمہ عفت بٹ۔ ڈنمارک سے لکھتی ہیں:

آپ کے اس مضمون نے رلا دیا. آپ کے لکھنے کا انداز تصنع سے عاری ہے۔ خدا آج کے بچوں کو اپنی ماؤں اور اپنے باپوں، بزرگوں کی سچی قدر کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

• مکرمہ صادقہ چوہدری۔ کینیڈا سے لکھتی ہیں:

بعض قرض کبھی نہیں اتارے جا سکتے۔ یہ حقیقت بہت جان لیوا ہے۔جس گہرائی میں اتر کر لکھا ہے وہاں سے ابھرنا محال ہے۔

• مکرمہ سعدیہ طارق لکھتی ہیں:

بعض قرض جو چکائے نہیں جا سکتے، بہت ہی دل چھونے والی تحریر ہے۔ آپ نے بہت اچھے طریقے سے ماں کی قربانیاں قلمبند کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ بہترین جزا دے۔

عابدہ سرور۔ کیلگری کینیڈا

قبولیت دُعا کے واقعات

2009ء ماہ اگست میں میری طبیعت بہت خراب رہنے لگی تو ڈاکٹر سے رجوع کیا اس نے میرے کچھ ٹیسٹ کرائے۔ رپورٹس آنے پر معلوم ہوا کہ مجھے ہیپاٹائٹس بی ہے۔ میرا علاج شروع ہوگیا۔ ایک ہفتہ میں اس بیماری سے متعلقہ تین بار انجکشن لگتا تھا۔ جس کی وجہ سے میرا جسم بے جان اور بے ہمت ہو جاتا تھا۔ میں سارا دن لیٹی رہتی تھی۔ ایک دن میرے دل میں کچھ خیال آیا اور میں نے ہمت کر کے کاغذ قلم پکڑا۔ اور اپنے پیارے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خط لکھنا شروع کر دیا۔ جس میں میں اپنے بیماری سے متعلق تفصیل سے لکھا اور صحت کے لئے دعا کی درخواست کی۔ خط لکھنے کے تین دن بعد مجھے ایک خواب آیا کہ میرے حضور میرے پاس ہیں اور مجھ سے فرما رہے ہیں کہ یہ لو عابدہ میں دعا کر دی ہے۔ اب تجھے جلدی آرام آجائے گا انشااللہ۔ اس کے بعد جب بھی میرا ٹیسٹ ہوتا تو رپورٹ پہلے سے بہتر ہوتی اور میرا ڈاکٹر بھی بہت حیران تھا کہ میں نے آج تک اتنی تیزی سے ریکوری ہوتے نہیں دیکھی۔ اس پر میرے خاوند نے ڈاکٹر کو بتایا کہ اس کے پیچھے بہت دعائیں ہیں۔

میرا یقین ہے کہ یہ صرف اور صرف خلیفۃ المسیح کی دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ میں جلد صحت یاب ہوگئی۔

*یہ اکتوبر 2017ء کا واقعہ ہے کہ لاہور کی مجلس بیت الکریم کے ایک حلقہ جوہر ٹاؤن میں مجھے بحیثیت صدر لجنہ اماء اللہ خدمت کی توفیق ملی تھی۔ تحریکِ جدید کا آخری ماہ چل رہا تھا اور ابھی تک جو ٹارگٹ ملا تھا اُس کا پورا ہونا باقی تھا۔ جس کے لئے ہر ممبر سے اضافی چندہ لینے کے لئے رابطہ کیا جا رہا تھا۔ میرے پاس بھی ایک پرائز بانڈ تھا جو کافی عرصہ سے لیا ہوا تھا۔ لہٰذا میں نے اللہ تعالیٰ سے اس بارہ میں دعا کرنی شروع کر دی کہ اے میرے اللہ میرا یہ پرزئز بانڈ نکل آئے گا تو میں ساری رقم تحریکِ جدید میں دے دوں گی۔ اس کی قرعہ اندازی پندرہ اکتوبر کو ہونی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میری دعا قبول کی اور بیس ہزار رقم کا پرائز بانڈ نکل آیا اور میں نے الحمد للہ ساری رقم تحریکِ جدید میں ادا کر دی۔

مدثر ظفر

سفر کی متلی وجوہات اور علاج

سفر چاہے کتنا ہی سہانا اور سواری چاہے کتنی ہی اچھی ہو لیکن اگر آپ کو دوران سفر متلی ہوتی ہے تو سفر کا سارا سواد جاتا رہتا ہے۔ اس تکلیف کا شکار ہر تین میں سے ایک فرد ہوتا ہے باقی دو فرد اس کیفیت کا شکار کیوں نہیں سر دست ایک معمہ ہے۔ ان میں بھی زیادہ تعداد خواتین اور بچوں کی ہوتی ہے۔ بچوں میں 12 سال سے کم عمر بچے اس کا زیادہ شکار ہوتے ہیں۔ یہ کیفیت جسے motion sickness کہاجاتا ہے وقت کے ساتھ خود ہی ختم ہو جاتی ہے۔ لیکن جب تک اس تکلیف سے جان نا چھوٹ جائے یہ اپنے علاوہ دوسروں کو بھی دوران سفر ناگواری میں مبتلاء کئے رکھتی ہے۔

وجوہات

اس کی سب بڑی وجہ ہمارے اندرونی کان میں موجود توازن رکھنے کا نظام ہے۔ جب ہم گاڑی، ہوائی جہاز یا کشتی میں سفر کر رہے ہوتے ہیں تو ہمارے اندرونی کان میں موجود توازن رکھنے کا نظام، ہمارے جوڑ اور پٹھے گاڑی کے رکنے، چلنے، اوپر، نیچے اور تیزی سے مڑنے کی وجہ سے مسلسل دماغ کو سگنل بھیجتے ہیں کہ ہمارا جسم حرکت میں ہے۔ وہیں ہماری آنکھیں گاڑی اور گاڑی کی نشستوں اور ہمارے جسم کو ساکن دیکھ کر دماغ کو جسم کے ساکن ہونے کے پیغام بھیج رہی ہوتی ہیں۔ تواتر سے ملنے والے ان متضاد پیغامات کی بدولت دماغ کسی نتیجے پر نہیں پہنچتا اور متلی کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔

سفر کے دوران متلی کی ایک اور وجہ پیٹرول اور ڈیزل کی ناگوار بو بھی ہے۔ پیٹرول اور ڈیزل میں بیسیوں کیمیکل موجود ہوتے ہیں۔ جن میں ٹولیون، ایتھانول، بینزین اور زائلین وغیرہ شامل ہیں۔ پیٹرول بہت کثیف مائع ہے جو آسانی سے ہوا میں تحلیل ہو کر سانس کے ذریعے جسم میں داخل ہو جاتا ہے جو متلی اور سر درد کی وجہ بنتا ہے۔ اسی طرح دھوئیں میں موجود مونو آکسائیڈ کی سانس لینے میں دشواری، گلے اور آنکھوں میں سوزش، متلی اور قے ہونا، نیز سر درد اور چکر آنے کا سبب بنتا ہے۔

سدباب اور علاج

یہ بیماری وقت کے ساتھ ساتھ بالکل ختم یا کم ہو جاتی ہے۔ چند ایک احتیاطی تدابیر سے اس تکلیف دہ کیفیت پر کافی حد تک قابو پایا جا سکتا ہے۔ دوران سفر مسلسل کچھ چباتے رہیں جیسا کہ چیونگم وغیرہ۔ جبڑے کی یہ حرکت اندرونی کان کے توازن کے نظام کو اس طرح متحرک اور مصروف رکھتی ہے کہ دماغ کو متضاد سگنل نہیں ملتے۔ نتیجتاً متلی کی کیفیت پیدا نہیں ہوتی۔ بند گاڑی میں متلی ہونے کے زیادہ امکان ہوتے ہیں۔ کوشش کریں کہ کھڑکی والی سیٹ پر بیٹھیں اور تازہ ہوا میں گہرے سانس لیں۔ گاڑی میں ایسی پوزیشن میں بیٹھیں کہ آنکھیں وہی حرکت دیکھیں جو جسم اور اندرونی کان محسوس کرے۔ اس لیے کوشش کریں کہ گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر بیٹھیں اور دائیں بائیں دیکھنے کے بجائے سامنے دیکھیں۔ سامنے کا منظر دائیں، بائیں کی نسبت کم حرکت کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے جس سے دماغ کو جسم کے اور منظر کے ساکن ہونے کے سگنل ایک ساتھ ملتے ہیں نتیجتاً متلی کی کیفیت پیدا نہیں ہوتی۔ اس کیفیت سے دوچار لوگ بالعموم کھانا کھائے بغیر سفر کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ ایسا بالکل بھی نہیں کرنا چاہئے۔ خالی پیٹ سفر کرنا اس مرض میں کمی کی بجائے زیادتی کا سبب بنتا ہے۔ البتہ مرغن اور بہت زیادہ تیل میں بنی ہوئی چیزیں کھا کر سفر نہ کریں اور نا ہی دوران سفر تلی ہوئی چیزیں کھائیں بلکہ زود ہضم غذا لیں۔ دوران سفر کچھ پڑھنے

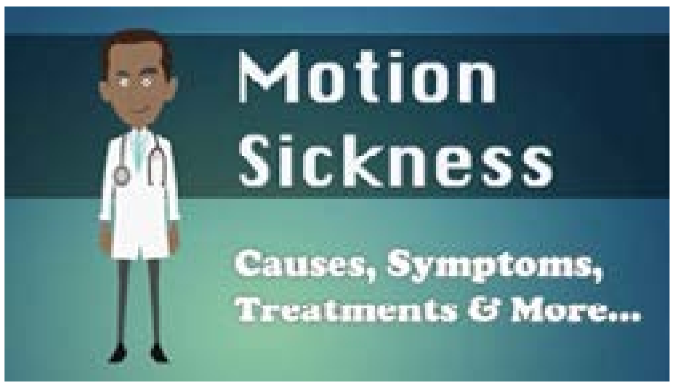

اور موبائل پر ٹیکسٹ کرنے سے گریز کریں۔ البتہ موبائل پر یا گاڑی میں نظم یا تلاوت سنتے رہیں۔ اس سے اندرونی کان میں موجود توازن کا نظام دماغ کو درست معلومات فراہم کرتا ہے۔ گردن گھما کر دائیں بائیں دیکھنے کی بجائے سامنے دیکھیں یا نشست سے ٹیک لگا کر آنکھیں بند کرلیں۔ اگر سوجائیں تو یہ سب سے بہتر ہے۔ ایسی نشست پر بیٹھنے سے گریز کریں جس میں آپ کا رخ گاڑی کی حرکت کے مخالف سمت ہو۔ نوٹ کریں کہ کس پوزیشن میں بیٹھے ہوئے متلی کی کیفیت زیادہ ہوتی ہے اور اس پوزیشن میں بیٹھنے سے گریز کریں۔

علاج

سفر کے دوران اگر متلی ہوتی ہو تو Ipicachua 30 سفر پر جانے سے پہلے ایک خوراک لے لیں۔ دوران سفر پیٹرول ڈیزل کی بو متلی، چکر، الٹی یا سر درد کا باعث بنے تو Petrolium30 مفید ہے۔ متلی اور چکر آنے کی کیفیت گاڑی کی حرکت کی وجہ سے ہو تو Caculus 30 کے استعمال سے افاقہ ہوگا۔ اس کے علاوہ نکس وامیکا، برائیونیا، کالچیم وغیرہ حسب علامات اپنے ہومیوپیتھ ڈاکٹر کے مشورے سے استعمال کی جا سکتی ہیں۔

احتیاطی تدابیر اور ادویات سے کافی حد تک اس تکلیف دہ کیفیت سے نجات حاصل کی جا سکتی ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ الٹی آنا جسم کا ایک مفید دفاعی نظام ہے لیکن دوران سفر ایسا کیوں ہوتا ہے اور ہر تین میں سے ایک فرد ہی کیوں اس کا شکار ہوتا ہے۔ اور مردوں کی نسبت خواتین میں یہ مسئلہ کیوں زیادہ ہے؟ میڈیکل سائنس اس سوال کا حتمی جواب دینے سے قاصر ہے۔

DAILY LONDON ALFAZL ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION Download on the App Store Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ایڈیٹر کے نام خط

مسلمان عورت پردہ کیوں کرتی ہے؟

مکرمہ نبیلہ شاہین۔ ناروے سے لکھتی ہیں۔

کشمیر (شری نگر) قصبے کے ایک معلم جناب محمد مقبول حامد نے پردے کے متعلق محترم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب کے بیان کردہ ایک سوال کا جواب بھجوایا ہے جو ان کے ایک عزیز مکرم مولانا نسیم احمد طاہر مربی سلسلہ ہندوستان نے انہیں بھجوایا تھا۔ اسے پڑھ کر طبیعت بہت خوش ہوئی۔ میرا دل چاہا کہ آپ کی خدمت میں ارسال کردوں اگر آپ پسند فرمائیں تو الفضل کی ’’ایک اچھی بات‘‘ میں ڈال دیں (معلم صاحب کی اجازت سے بھجوا رہی ہوں) یاد رہے یہ بہت پرانی بات ہے جب ایک مرتبہ امام صاحب ہندوستان گئے تھے۔

وہ لکھتے ہیں ’’امام مسجد فضل لنڈن عطاء المجیب صاحب راشد ہمارے ہاں آئے۔ کسی گوری نے ان سے سوال کیا کہ مسلمان، عورتوں کو کیوں لپیٹ کر رکھتے ہیں؟ بڑی پیاری بات انہوں نے کی کہ کیا آپ کے پاس پچاس کا نوٹ ہے؟ دکھائیں مجھے؟ اس عورت نے اپنا بیگ پکڑا، اس میں سے اپنا چھوٹا پرس نکالا، پرس میں سے ایک اور چھوٹا بٹوا نما پرس نکالا اور اس میں سے ایک زپ والے خانہ میں سے 50 کا نوٹ نکالا۔ اس پر امام صاحب نے فرمایا کہ آپ نے سب چیزیں بیگ میں ایسے ہی کھلی رکھی ہوئی ہیں مگر اپنا قیمتی نوٹ در ملفوف کیوں رکھا ہے؟

اور پھر سمجھایا کہ عورت ہمارے لئے قیمتی ہے، نسلوں کی تربیت کرنے سے گھر سنبھالنے تک۔ اس لئے ہم اسے اچھے لباس میں نقاب میں رکھنا پسند کرتے ہیں۔ وہ عورت اس جواب پر انتہائی مطمئن تھی۔

اعلان دعا

• مکرم صفدر نذیر جاوید یہ اعلان کرواتے ہیں:

خاکسار کے بڑے داماد عزیزم محمد آصف خلیل مربی سلسلہ گزشتہ دس ماہ سے برین ہیمرج کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ ان کی کامل شفاء یابی کے لئے قارئین الفضل کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

اسی طرح خاکسار کے چھوٹے داماد عزیزم مظفر احمد (متعلم جامعہ احمدیہ کینیڈا) کے شاہد کے امتحانات 15فروری سے شروع ہو رہے ہیں۔ قارئین سے امتحانات میں اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

چھوٹی مگر سبق آموز بات

مشورہ لینا اور مشورہ دینا سنتِ انبیاء ہے

مشورہ لینا اور مشورہ دینا سنتِ انبیاء ہے۔ اس لئے جب کوئی ہم سے مشورہ مانگے تو دیانت داری سے مخلصانہ مشورہ دینا چاہئے اور اگر جس بارے میں مشورہ لیا جا رہا ہو اس بارے میں ہمیں مہارت نہ ہو یا پوری طرح سے شرح صدر نہ ہو تو مشورہ نہ دیں بلکہ کسی ایسے شخص کی طرف بھیج دیں جو ایسے بھائی بہن کی صحیح رنگ میں مدد کر سکے۔ غلط مشورہ بد دیانتی کے زمرے آتا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ: ’’جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہوتا ہے۔‘‘

(صحیح بخاری، کتاب الآداب، باب الحذر والتأنی فی الامور)

بشریٰ نذیر آفتاب۔ سسکاٹون، کینیڈا

طلوع وغروب آفتاب

23فروری2022ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	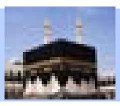	05:29	18:22
مدینہ منورہ	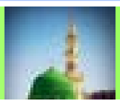	05:31	18:21
قادیان	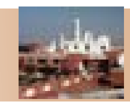	05:41	18:21
ربوہ	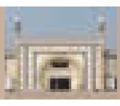	05:21	18:01
اسلام آباد ٹلفورڈ		05:31	17:33

فقہی کارنر

طبیب ہمدردی کرے اور احتیاط بھی

سوال ہوا کہ طاعون کا اثر ایک دوسرے پر پڑتا ہے۔ ایسی صورت میں طبیب کے واسطے کیا حکم ہے؟ فرمایا:

طبیب اور ڈاکٹر کو چاہیئے کہ وہ علاج معالجہ کرے اور ہمدردی دکھائے لیکن اپنا بچاؤ رکھے۔ بیمار کے بہت قریب جانا اور مکان کے اندر جانا اس کے واسطے ضروری نہیں ہے وہ حال معلوم کر کے مشورہ دے۔ ایسا ہی خدمت کرنے والوں کے واسطے بھی ضروری ہے کہ اپنا بچاؤ بھی رکھیں اور بیمار کی ہمدردی بھی کر لیں۔

(بدر 4 اپریل 1907ء صفحہ 6)

(داؤد احمد عابد۔ مربی سلسلہ برطانیہ)